ضیائے
تاج الشریعہ
المرتب
مبلغ مسلک اعلیحضرت
خلیفۂ حضور اشرف الفقہا
حضرت العلام قاری جاہ محمد مشہودی
صاحب دار العلوم اہلسنت رضائے مصطفی
غوث نگر بودھن ضلع نظام آباد
زیر اہتمام
طلبا کرام دار العلوم اہلسنت رضائے مصطفی بودھن
ناشر
مکتبہ برکات رضا غوث نگر بودھن

ضیائے تاج الشریعہ

علیہ الرحمہ

المرتب
خطیبِ تلنگانہ مبلغ مسلکِ اعلیٰ حضرت خلیفۂ حضور اشرف الفقہاء
حضرت العلام قاری جاہ محمد مشہودی صاحب قبلہ
دارالعلوم اہلسنت رضائے مصطفی بودھن

زیر اہتمام
طلباء دارالعلوم اہلسنت رضائے مصطفی، غوث نگر بودھن

ناشر
مکتبۂ برکاتِ رضا، بودھن

نام کتاب: ضیائے تاج الشریعہ
مرتب: حضرت العلام قاری جاہ محمد مشہودی
پروف ریڈنگ وتصحیح: حضرت مولانا غلام یٰسین صاحب رضوی
حضرت مولانا محمد ثقلین رضا خان مصباحی
سن اشاعت: اکتوبر 2018ء
کمپوزنگ : حضرت حافظ محمد اشفاق رضا رحمت خان گرافکس بودھن
تعداد اشاعت: 1100
صفحات: 40
با اہتمام: طلباء دار العلوم اہلسنت رضائے مصطفی بودھن
مطبع : جیلانی بک ڈپو ۱۲۲۹ چوڑی والان جامع مسجد دہلی ۔۶

زیر عنایت وفرمائش

مدبر اہلسنت عالم نبیل فاضلِ جلیل خلیفۂ حضور اشرف الفقہاء
حضرت علامہ مولانا محمد غلام یٰسین صاحب رضوی
صدر المدرسین دار العلوم اہلسنت رضائے مصطفی بودھن

ملنے کا پتہ

دار العلوم اہلسنت رضائے مصطفی غوث نگر بودھن
مکتبۂ برکات رضا غوث نگر بودھن
جیلانی بک ڈپو ۱۲۲۹ چوڑی والان جامع مسجد دہلی ۔۶

دار العلوم اہلسنت رضائے مصطفی غوث نگر بودھن
مکتبۂ برکاتِ رضا غوث نگر بودھن
جیلانی بک ڈپو ۵۲۳ وحید کتب مارکیٹ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

حضور تاج الشریعہ کا تفقہ فی الدین

از خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت **علامہ شاہد رضا صاحب صدیقی**
ناظم اعلیٰ مدرسہ قادریہ ریاض اللبنات، نرسی ضلع، ناندیڑ، مہاراشٹرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ارشاد ربانی ہے: ومن یوت الحکمۃ فقد اوتیٰ خیرا کثیرا۔ ترجمہ: اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی۔ (کنز الایمان پ ۳ ع ۵) اس آیت مبارکہ میں جس حکمت کے ملنے پر بھلائی اور خیر کثیر کا مژدہ سنایا گیا ہے وہ دراصل تفقہ فی الدین یعنی علم فقہ ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد ۱ صہ ۳ میں ہے: قد مرحہ اللہ تعالیٰ بتسمیہ خیرا بقولہ تعالیٰ ومن یوت الحکمۃ فقد اوتیٰ خیرا کثیرا وقد فسر الحکمۃ زمرۃ ارباب التفسیر بعلم الفروع الذی ھو علم الفقہ اور مصطفی جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین۔ ترجمہ: خدائے عزوجل جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے تفقہ فی الدین عطا فرماتا ہے محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اس حدیث مبارکہ کی تشریح میں فرماتے ہیں فقہ دراصل بمعنیٰ فہم وفطنت است ودر عرف شرع غالب آمدہ بر علم باحکام عملیہ۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۱ صہ ۱۵۲) مذکورہ بالا آیت مبارکہ اور اس کی تفسیر اور حدیث مقدسہ اور اس کی تشریح نے واشگاف فرمادیا کہ ایک فقیہ

ایک مفتیِ شرع کوئی عام بندہ نہیں ہوتا بلکہ خدائے بزرگ و برتر کا برگزیدہ اور چنندہ بندہ ہوتا ہے۔ یہ وہ خاصانِ خدا ہوتے ہیں جو احکام شرعیہ کی نزاکتوں اور باریکیوں سے خوب آشنا ہوتے ہیں اور عبارۃ النص دلالت النص اشارۃ النص وغیرہ کے ذریعہ قرآن سنت کے جملہ معانی سمجھنے کا ملکہ رکھتے ہیں۔ ان خاصانِ خدا اور محبوبانِ بارگاہ مصطفی علیہ التحیۃ الثناء میں عصر حاضر کی جس شخصیت کا شمار ہوتا ہے۔ انھیں دنیائے علم و دانش میں ''اخترِ برجِ ولایت، گنجینۂ علم و حکمت، قاطع بدعت و ضلالت، آفتاب شریعت، شناور بحر طریقت، تاج شریعت، حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری نور اللہ مرقدہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ حضور تاج الشریعہ کو تفقہ فی الدین میں وہ ملکہ حاصل تھا کہ عجم تو عجم فقہائے عرب بھی آپ سے نسبت شاگردی کو اپنے لئے نشان فیروز بختی سمجھتے تھے اور آپ سے حدیث و فقہ میں سند و اجازت حاصل کرنا باعث صد افتخار سمجھتے تھے۔ دنیائے عرب میں آپ کے پھیلے ہوئے ہزاروں خلفاء و تلامذہ میرے اس دعوے کا بیّن ثبوت ہیں۔ سرکار تاج الشریعہ رضی المولیٰ عنہ کے تحریر کردہ فتاویٰ مبارکہ کا جائزہ لیا جائے تو آپ اپنے عصر کے مرجع الفقہاء کی حیثیت سے آسمان علم و حکمت پر اختر تاباں بن کر چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں آپکی ذات بابرکت مفتیان عظام و علمائے ذوی الاحترام کے لئے مرجع و منبع کی حیثیت رکھتی ہے۔ تفقہ فی الدین کی جو وراثت آپ کو بارگاہِ رضا سے ملی ہے۔ وہ یکتائے زمانہ ہے۔ استحضار علمی کا یہ حال تھا کہ فقہی جزئیات نوک زبان پر رہتے تھے۔ علامہ عبد المبین نعمانی رقم طراز ہیں کہ ایک مرتبہ سرکار تاج الشریعہ جمشید پور میں جناب علیم الدین آسوی کے مکان پر جلوہ گر تھے کہ ایک استفتا آیا آپ نے فوراً اسکا جواب تحریر فرما کر اور متعدد عبارات فقہیہ سے مزین فرمایا اور دستخط کر کے سائل کے حوالے کر دیا جبکہ سامنے کوئی کتاب نہ تھی۔ (تجلیات تاج الشریعہ ملخصاً)

حضور تاج الشریعہ کی جو علمی جلالت و فقہی بصیرت ہے اسے فقہائے عرب و عجم و علمائے مشارق و مغارب نے گردنیں خم کر کے تسلیم کیا ہے۔ یہی وجہ ہیکہ، مرکزی دار الافتاء

بریلی شریف میں استفتا کی عرب وعجم سے کثرت سے آمد عہد رضا کی یاد دلاتی رہی ہے۔
تاجدار اہلسنّت سرکار مفتیٔ اعظم رضی اللہ عنہ جنکے جلالت علمی کا یہ حال تھا کہ اس زمانے کے محققین مفتیٔ اعظم کی تحقیقات انیقہ کے سامنے وما علینا الا تباع کا دم بھرتے تھے۔ انہیں بھی حضور تاج الشریعہ کے تبحر علمی اور بصیرت فقہی پر ناز تھا یہی وجہ ہیکہ سرکار مفتیٔ اعظم رضی اللہ عنہ کی نگاہ ولایت نے اپنی جانشینی کے لئے سرکار تاج الشریعہ رضی المولیٰ عنہ کا انتخاب فرمایا اور افتا وقضا جیسی اہم ذمہ داریوں کو آپ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ ''اختر میاں اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں۔ یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے یہ سکون سے بیٹھنے نہیں دیتے اب تم اس کام کو انجام دو میں اسے تمہارے سپرد کرتا ہوں، (پھر حاضرین سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ) آپ لوگ اب اختر میاں سلمہ سے رجوع کریں، انہیں کو میرا قائم مقام اور جانشین جانیں۔''

حضور تاج الشریعہ کی وسعت فکری اور تعمق نظری پر سرکار مفتیٔ اعظم کو جو کل اعتماد تھا اس کا اندازہ درج ذیل اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے۔ فقیہ النفس حضرت علامہ مفتی اختر حسین علیمی صاحب قبلہ فرماتے ہیں کہ جناب ڈاکٹر حافظ سید زماں مصطفوی تحریر کرتے ہیں کہ صبح فتوی کا کام تھا ناشتہ کے وقت حضرت (مفتیٔ اعظم) کی خدمت میں پیش کیا مولٰینا عبدالصمد صاحب کانپور مولٰینا فضل الرحمن فتحپوری راز الہ آبادی وغیرہ بھی موجود تھے حضرت (مفتیٔ اعظم) نے فرمایا کہ آپ لوگ یہ کام اب مولوی اختر میاں سے لیں، مجھے ان پر اعتماد ہے۔ مولٰینا عبدالصمد نے عرض کیا کہ حضور حج کو تشریف لے جانے والے ہیں منصب کون دیکھے گا؟ جواب عطا ہوا، میں نے کہا نا مجھے مولوی اختر میاں پر اعتماد ہے۔ سبحان اللہ۔ اسی لئے آج دنیائے سنیت سرکار تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ کو جانشین مفتیٔ اعظم کے لقب سے جانتی ہے۔ اب میں یہاں سرکار تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ مبارکہ کی چند جھلکیاں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ جس سے قارئین کرام پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ کی فقیہانہ بصیرت، فقہی جزئیات وکلیات پر

استحضار، حافظہ و بیدار مغزی وژرف نگاہی اس مقام رفیع کی حامل تھی۔ جس کی وجہ سے ارباب علم و دانش و اصحاب فقہ و افتاء آپ کو وارث علوم اعلیٰحضرت کہنے پر مجبور تھے

(۱) آئیل پینٹ کا حکم: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آئیل پینٹ جس میں اسپرٹ کی آمیزش بتائی جاتی ہے اسے مسجد میں لگانا کیسا ہے؟

جواب: اگر شرعی طور پر ثابت ہو کہ اس ڈبہ میں اسپرٹ کی آمیزش ہوتی ہے تو اس کا استعمال مطلقاً حرام کہ یہ نجس ہے اور مسجد میں داخل کرنا بھی حرام ہے چہ جائیکہ اس سے درو دیوار کو آلودہ کرنا۔ درمختار میں ہے: **تحریمہا ادخال نجاسة فیه و علیه فلا یجوز الاستصباح بدهن نجس فیه و لا تطیینه بنجس**،، ردالمحتار میں ھندیہ سے ہے: **یکرہ ان یطین المسجد بطین قلد بل بما نجس**۔ مگر ان اشیاء کے استعمال میں ابتلائے عام ہے اور ثبوت شرعی مفقود اور اصل طہارت متیقن اور نجاست محتمل وموہوم۔ لہذا فتویٰ جواز پر اور بچنا بہتر۔ (ماہنامہ سنی دنیا تمبر (2001)

مذکورہ فتاویٰ مبارکہ میں اختصار کے ساتھ اتنی جامعیت ہے کہ جس کی نظیر بہت کم ملتی ہے۔ مثلاً جواب میں اگر شرعی طور پر ثابت ہو، تحریر فرما کر حرمت کو ثبوت شرعی سے مشروط فرمایا اور اصول فقہ، **مجرد الخبر لا یصلح حجة** یعنی محض خبر حجت ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی کے تحت تحریر فرمایا کہ نجاست محتمل وموہوم۔ لہذا الفتویٰ جواز پر۔ سبحان اللہ۔ یہ ہے کہ سرکار تاج الشریعہ کا فقہی تبحر جس میں خامۂ رضا کے جلوؤں کی تابانی نظر آتی ہے

وقفۂ ترویحہ میں مخصوص ذکر کا حکم: کسی نے سوال کیا کہ تراویح کی چار رکعت کے بعد ہر ترویحہ میں جماعت کے چند افراد پہلی ترویحہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوسری چار رکعت میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، تیسری میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، چوتھی میں حضرت عثمان رضی اللہ، عنہ اور پانچویں میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ، کی تعریف اور دوسری سے لے کر پانچویں تک تذکرۂ خلافت کرتے ہیں۔ یہ عمل عرصہ دراز سے ہوتا چلا آرہا ہے۔ مندرجہ بالا عمل درست ہے یا ناجائز؟ ایسا کرنے میں کوئی شرعی رکاوٹ ہے یا نہیں؟

پڑھیں یا قرأت کریں یا خاموش رہیں یا تنہا نماز پڑھیں۔ درمختار میں ہے ویخیرون فی تسبیح و قرأت و سکوت و صلاۃ فرادی اور امور مذکورہ میں کچھ متعین نہیں ورنہ اہلِ مکہ طواف نہ کرتے۔ ردالمحتار میں ہے: واھل مکۃ یطوفون۔ اور جہت متعین نہ ہونا ظاہر تو ممانعت کیسی (واللہ تعالیٰ اعلم) حضور تاج الشریعہ کے اس مقدس فتوے پر تبصرہ کرتے ہوئے فقیہ النفس حضرت علامہ مفتی اختر حسین علیمی صاحب قبلہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس ارشاد پر غور فرمائیں تو واضح ہوگا کہ حضرت تاج الشریعہ نے کس ایجاز وحسن بیان سے چند جملوں میں مدلل ومکمل جواب عنایت فرمایا۔ غرضیکہ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ کے تفقہ فی الدین پر کماحقہ لکھنے کیلئے دفتر درکار ہے اور یہاں عمل بے مائیگی وقلت وقت منشائے۔ اختصار اسی لئے انہیں چند جملوں پر انحصار والحمد للہ العزیز الغفار والصلاۃ والسلام علی النبی المختار وعلیٰ الہ واصحابہ الخیار۔

یکے از سگانِ تاج الشریعہ:

شاھد رضا صدیقی قادری رضوی

(نرتی مہاراشٹرا)

زہے وہ پھول کہ جو گلشن بنادے صحرا کو

اللہ عزوجل کا پسندیدہ دین ہے اسلام۔ ایک آفاقی اور حقیقی مذہب ہے اسلام۔ سچا اور پیارا دین ہے اسلام جو نہ کبھی مٹ سکتا ہے اور نہ بدل سکتا ہے اور نہ اس میں کسی قسم کی کوئی تحریف کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ اس مقدس وباعظمت دین کی حفاظت اللہ رب العزت جل شانہ کے ذمۂ کرم پر ہے۔ خالق کائنات نے اس حقیقی دین کی اشاعت وصیانت اور تحفظ کی خاطر ہمیشہ مستحکم اور مؤثر انتظامات فرمائے ہیں۔ بعد عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم وبعد عہدِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ،تابعین تبع تابعین ،ائمۂ مجتہدین ،مجددین محدثین، مفسرین مجاہدین، سلاطین، اغواث، اقطاب، اولیاء، ابدال، اور علماء ربانیین کو ہر دہر میں مبعوث فرماتا رہا۔ ادیان عالم میں اسلام ہی وہ مقدس دین ہے۔ جو آج سے ۱۴۰۰ سو سال قبل جیسا تھا آج بھی ویسا ہی ہے۔ جب جب شرپسند عناصرین اور باغیان دین نے اسلام میں تحریف کرنی چاہی اور اسلامی احکام سے روگردانی کے لئے جمیعت تیار کی تو پروردگار عالم جل جلالہ نے اپنے نظام قدرت سے انکی سرکوبی کے لئے انتظامات فرماتا رہا۔ بعدہٗ وصال ظاہری رسول اکرم علیہ الصلاۃ والسلام جب منکرین زکوٰۃ اور فتنۂ ارتداد نے سر اُٹھایا تو خداوند قدوس نے منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی اور دین حقہ کی حفاظت کے لئے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا قیصر وکسریٰ کی ظالم قوموں کا سر کچلنے کیلئے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو چنا گیا۔ فتنۂ خوارج کے خلاف مولائے کائنات حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا انتخاب ہوا۔ جب یزید اور یزیدیت نے سرکشی کی۔ دین حقہ میں تحریف اور نظام اسلام کے بارونق چہرے کو مسخ کرنے کی ناپاک سعی کی تو خدائے تعالیٰ نے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ یزیدیت کو نیست ونابود فرمادیا جب فتنۂ اعتزال نے ہاتھ نکالے اور شہنشاہ جلال الدین اکبر نے راہ ظلم وارتداد اختیار کیا تو رب قدیر نے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ کو مبعوث فرمایا اسی طرح

نے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ یزیدیت کونیست و نابود فرمادیا جب فتنۂ اعتزال نے ہاتھ نکالے اور شہنشاہ جلال الدین اکبر نے راہ ظلم وارتداد اختیار کیا تو رب قدیر نے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ کو مبعوث فرمایا اسی طرح جب عظمت وناموس رسالت پر حملہ ہوا قادیانیت وہابیت دیوبندیت مودودیت نے اپنا رنگ جمانا شروع کیا اور یہودیوں عیسائیوں کی ایما پر مسلمانوں کے دلوں سے عشق رسول کی شمع کو بجھانے اور قرآن وحدیث کے غلط تراجم وتفسیر کے ذریعہ لوگوں کے ایمان وعقیدہ پر یلغار کی مذموم کوشش کی گئی۔ تو خدائے کریم وعظیم نے مجدد اسلام قطب الارشاد حضرت سیدنا امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ باطل فرقوں کا قلع قمع فرمایا اور انہیں باطل فرقوں کو مزید کیفر کردار تک پہونچانے کیلئے غیر مسلم قوتوں کے فتنۂ شدھی کرن اور ایمرجنسی کے خلاف نبرد آزما ہو کر انکی تمام طاقت وقوت کو تہہ وبالا کرنے حضور سیدی مفتیِ اعظم ہند رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا۔ اور جب نام نہاد سنیوں نے سنیّت کا لبادہ اوڑھ کر دین میں رخنہ اندازی کی سعی کی۔ قادیانیت وہابیت مودودیت کی حمایت میں صلح کلیت نے سر اٹھایا اور ہم ایک ہیں کا نعرۂ اتحاد بلند کیا۔ مشرکین کے پیشواؤں کی مدح سرائی شروع ہوئی۔ یہودیوں عیسائیوں کو بھی مومن کہا جانے لگا اسلامی شریعت میں ترمیم و تنسیخ کا بازار گرم ہوا باطل فرقوں سے اتحاد و یگانگت کا نعرہ بلند کیا جانے لگا۔ مسائل شرعیہ میں من مانی شروع ہوگئی۔ صلح کلیت اپنے نئے رنگ وروپ میں سر اٹھانے لگی۔ حدیث رسول سے انحراف کا دروازہ کھولا جانے لگا۔ مسلکِ اعلیٰحضرت کے خلاف جدید مہم کا آغاز ہوا۔ سنیت کی اصل شکل کو اپنی طبیعت اور موجودہ سیاست میں ڈھالنے کیلئے ماحول کو سازگار کیا جانے لگا۔ ملت اور اہلسنّت کو اختلاف وانتشار کے قعر عمیق کی جانب لے جایا جانے لگا۔ تو رب العلمین نے فرمان قرآن ارشاد مصطفی، اور عظمتِ مصطفی، احکام شرعیہ، اور سنیت کی بقا وتحفظ کی خاطر جس عظیم المرتبت شخصیت کا انتخاب فرمایا وہ مقدس باعظمت مقبول ومنصور صاحب عزوجاہ شخصیت کا نام ہے۔ اعلم العلماء افضل الفضلا، سلطان العلماء، فقیہ اسلام، بادشاہ اہلسنت، تاجدار اہلسنّت، اھل عشق وفا کے مرکز عقیدت، آبروئے سنیت، فخر سنیت، نازش علم و

حکمت، جامع معقولات ومنقولات، سراپا استقامت، شاہکار عزیمت، ماحیٔ کفر وبدعت، ناصر دین وملت، بحر علم ومعرفت، صاحب کشف وکرامت، پیکر رشد وہدایت، شاہکار تقویٰ وطہارت، پاسبان ناموس رسالت، گلستان رضویت کے مہکتے پھول، چمنستان رضا کے گلِ خوش رنگ، مذہب اسلام کی آن بان، سنیوں کی شان، مفسر اعظم کے نور نظر، حجۃ الاسلام کے مظہر اتم، مفتیٔ اعظم کے زہد وتقویٰ کی مکمل تصویر، مصدر علم وحکمت، جام الفت، سراج بزم طریقت، تاج الحکمت، نیر برج ولایت، واقف اسرار شریعت، شیخ الفضیلت، وارث علم مصطفی، مظہر علم رضا، میر بزمِ اصفیاء، صاحب زہد وتقویٰ، عاشق شاہ ہدیٰ، حامل علوم نبویہ، قطب زمانہ، فرد یگانہ، حضور سیدی وسندی ومخدومی تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا حافظ وقاری مفتی الشاہ الحاج محمد اسمٰعیل رضا المعروف محمد اختر رضا خان قادری برکاتی نوری رضوی بریلوی ازھری میاں علیہ الرحمہ ہے۔ جنھوں نے اپنی مکمل زندگی مبارکہ دین اسلام کی محافظت مذہب اہلسنّت کی اشاعت اور مسلک اعلیٰحضرت کی آبیاری پر صرف فرمادی۔ تمام قدیم وجدید اور شرانگیزیوں کا سدّ باب فرمایا۔ احکام شرعیہ کی صحیح اور مکمل تصویر پیش فرمائی۔ عصر حاضر کے یزیدیت کا جنازہ نکالا م الجھے اور پیچیدہ مسائل کا حل فرمایا۔ قادریت اور رضویت کے فیضان کو عالم گوشے گوشے میں عام فرمایا لاکھوں گمگشتگانِ راہ کو منزل ہدایت عطا فرمائی۔ ہر شورش ہر فتنہ اور ہر طاقت کا مکمل بہادری اور بے باکی سے مقابلہ فرمایا۔ عشق مصطفائی، شان صدیقی عزم فاروقی اور قوت حیدری کے مظہر بن کر اسلام و سنیت پر چلنے والے ہر تیر کو اپنے مقدس سینہ پر روک کر اعلاء کلمۃ الحق بلند فرمایا۔ اور تمام مذموم طاقتوں ناپاک حرکتوں کا قتل عام فرما کر باطل اور باطل جماعتوں کا خاتمہ فرمانے کی سعی فرمائی بلاشک وشبہ حضور تاج الشریعہ نے اولیاء قادریت وچشتیت کی تنویر بن کر دین و سنیت کی وہ عظیم اور گرانقدر خدمات انجام دیں ہیں جسے دنیا کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتی۔ یقینا آپ اپنے دور کے مدبر، محقق، مفسر، محدث، فقیہ، امام، مجتہد، مجاہد، نمازی، غازی، ولیٔ کامل قطب، عاشق رسول، صاحب کشف وکرامت، زہد واتقاء کے کے مخزن اور فیض وکرم کے بحر ذخار تھے۔ بقول سلطان الاساتذہ ممتاز الفقہاء، محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء

اعتراف فرمایا: یہ ہے عظمت تاج الشریعہ،، دورۂ دمشق کے موقع پر فخر سادات، صاحب القاب کثیرہ، شام کی عظیم روحانی شخصیت حضرت سیدنا موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے شہزادے الشیخ الصباح صاحب قبلہ حضرت سے ملاقات کیلئے تشریف لائے اور فرمایا کہ چند روز قبل میں اس علاقہ کے قریب سے گذرا تو مجھے یہاں انوار نظر آئے میں سمجھ گیا کہ یہاں کوئی ولئی اللہ مقیم ہے۔ معلومات کرنے پر پتہ چلا کہ تاج الشریعہ بریلوی تشریف لائے ہیں (از مولانا کلیم اللہ صاحب قادری انگلینڈ)

1956 کا واقعہ ہے حضرت علامہ مولانا غلام معین الدین قادری صاحب قبلہ مغربی بنگال فرماتے ہیں کہ اولادِ غوث اعظم حضور حضرت پیر سید طاہر علاؤالدین گیلانی بغدادی علیہ الرحمہ بریلی شریف کی سرزمین پر جلوہ بار ہوئے اور بارگاہ سرکار اعلحضرت رضی اللہ عنہ میں حاضری پیش فرما رہے تھے اسوقت حضور سیدی تاج الشریعہ کی عمر پاک 13 سال کی تھی آپ وہیں کھڑے تھے حضور تاج الشریعہ نے پیر طاہر گیلانی سے عرض کیا کہ حضرت نظر کرم ادھر بھی ہوجائے اللہ اکبر قربان جائیں اس ارشاد پر حضور سید پیر طاہر علاؤالدین گیلانی بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اختر میاں میرے دادا حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے تمھارے دادا اعلحضرت اور نانا مفتئ اعظم کو اتنا نوازا ہے کہ پورا سیراب کردیا مالا مال کردیا۔ اس لئے بیٹے اب تمھیں لینے کی ضرورت نہیں بلکہ بانٹنے کی ضرورت ہے اور پھر حضور تاج الشریعہ نے خوب خوب دل کھول کر بانٹا۔ خوب نوازا خوب عطا فرمایا، خوب عنائتیں فرمایٔں، نوازشوں کا انبار لگادیا، علم وعرفان کی بارش سے سارے عالم کو سیراب فرمادیا۔ آپ علوم نبویہ اور ولایت کے شمس وقمر بن کر خوب خوب چمکے اور چہار دانگ عالم میں علماء فقہاء اور صوفیا کے مرجع بن گئے۔ آپکی عظمت ورفعت بہت ہی بلند وبالا اور ارفع واعلیٰ ہے۔ آپکا نورانی چہرہ اذارؤوذکر اللہ کی تفسیر ہے جسے دیکھنے والا بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ یہ نورانی چہرے والا اللہ کا مقدس بندہ اور ولی ہے۔

حضور تاج الشریعہ ایک نظر میں

ولادت: ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ مطابق 23 نومبر 1942ء بروز سہ شنبہ۔

جائے ولادت: کاشانۂ رضا محلہ سوداگران بریلی شریف یوپی۔

والد محترم: حضور مفسر اعظم حضرت علامہ ابراہیم رضا خان جیلانی میاں علیہ الرحمہ ابن حجۃ الاسلام حضرت علامہ حامد رضا خان علیہ الرحمہ ابن اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ

نانا محترم: حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ بن اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ

تسمیہ خوانی: ربیع الاول شریف 1365ھ مطابق 1946ء

آغاز تعلیم: ناظرہ کی تکمیل از والدہ ماجدہ۔ بعدہٗ دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

عصری علوم: داخلہ 1952ء اسلامیہ انٹر کالج بریلی شریف (مصر روانگی 1963ء)

(فراغت از جامعہ ازہر 1966ء)

فتویٰ نویسی کا آغاز: ۱۳۶۸ھ مطابق 1966ء آغاز ازدواجی زندگی

عقد مسعود: 03 نومبر 1968ء

اولاد کرام: ایک صاحبزادہ اور پانچ صاحبزادیاں

بیعت وخلافت: حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ 1962ء بعدہٗ۔ سید العلماء احسن العلماء برہان ملت وغیرہ

علوم وفنون: ۴۰ سے زائد علوم فنون میں مہارت

فخر ازہر ایوارڈ و شرکت غسل کعبہ: ۲ نومبر 2009 فخر ازہر ایوارڈ۔ 2013 شرکت غسل کعبہ شریف

وصال پر ملال ۷ ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق 20 جولائی 2018ء شب ہفتہ ۷ بجکر

فخر ازھر ایوارڈ و شرکت غسل کعبہ: ۲۴ نومبر 2009ء فخر ازھر ایوارڈ ۔ 2013 شرکت غسل کعبہ شریف

وصال پر ملال ۷ ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق 20 جولائی 2018ء شب ہفتہ ۷ بجکر ۳۷ منٹ پر

نظر آتا ہے جسمیں جلوۂ غوث و رضا ہر دم
نبی کے فیض سے وہ آئینہ تاج شریعت ہیں

تاج الشریعہ کون؟

سچے نائب رسول اللہ ہیں۔ حضور تاج الشریعہ ۔ عاشق حبیب اللہ ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ محب نبی اللہ ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ قطب زمانہ ہیں۔ حضور تاج الشریعہ ۔ فرد یگانہ ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ صداقت صدیقی کے مظہر ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ عدالت فاروقی کے تیور ہیں۔ حضور تاج الشریعہ ۔ سخاوت عثمانی کی تنویر ہیں۔ حضور تاج الشریعہ ۔ شجاعت حیدری کی تصویر ہیں ۔ حضور تاج الشریعہ۔ حسنین کریمین کے ایثار کی تجلی ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ غوث الوریٰ کی کرامت ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ سلطان الاولیاء فی الہند کی عنایت ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ تنویر قطب و فرید اور محبوب محبوب الٰہی ہیں۔ حضور تاج الشریعہ ۔ شانِ مارہرہ ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ آبروئے کالپی ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ فیضان کاکوری ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ فخر ساداتِ بلگرام ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔

رضویوں کی شان ہیں اختر رضا
دل بریلی جان ہیں اختر رضا

سنیت کا حسن ہے۔ حضور تاج الشریعہ۔ مسلک اعلیٰحضرت کے جمال ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ امام العلماء ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ بادشاہ اہلسنت ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ محبوب اولیاء ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ کشف و کرامات کے مخزن ہیں۔ حضور تاج

الشریعہ۔ جودوکرم کے منبع ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ علم کے کوہ ہمالہ ہیں۔ حضور تاج الشریعہ ۔ زہدوتقویٰ کے پیکر ہیں ۔ حضور تاج الشریعہ۔ مخدوم العلماء ہیں ۔ حضور تاج الشریعہ۔ قادریت ،چشتیت ،سہروردیت ،نقشبندیت ، کے حسین وجمیل سنگم ہیں۔ حضور تاج الشریعہ ۔ بحر عشق ومحبت ہیں ۔ حضور تاج الشریعہ ۔ سراپا خیروبرکت ہیں ۔ حضور تاج الشریعہ۔ شفقت وکرم کے دریا ہیں ۔ حضور تاج الشریعہ۔ شہزادۂ اعلیٰحضرت ہیں۔ حضور تاج الشریعہ ۔ضیائے حجۃ الاسلام ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ طلعت مفتئ اعظم ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ وقار مفسر اعظم ہیں۔ حضور تاج الشریعہ۔ ایک عظیم محقق ایک جہان علم وفن ،پیکر فقاہت ،قاضئ اسلام امام العصر ،مرشد اعظم مجمع البحرین ،فقیہ اعظم صاحب التقویٰ والفتویٰ، دودمان رضا کے گل سرسبد۔ نابغۂ روزگار شخصیت ،زیب خاندان رضویہ، بقیۃ السلف محدث جلیل حجۃ الخلف ،عکس جمیل مفتئ اعظم ،مظہر مفتئ اعظم ، فیضان مفسر اعظم ہیں حضور تاج الشریعہ۔

حضور تاج الشریعہ کا نورانی خاندان

نسب نامہ پدری: تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اسمٰعیل رضا عرف اختر رضا خان قادری ازھری قدس سرہ بن مفسر اعظم حضرت علامہ محمد ابراہیم رضا خان جیلانی میاں قدس سرہ بن حجۃ الاسلام حضرت علامہ حامد رضا خان بریلوی قدس سرہ بن اعلیٰحضرت سیدنا امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ بن امام المتکلمین حضرت مولانا نقی علی خان قدس سرہ بن حضرت مولانا رضا علی خان قدس سرہ بن حضرت حافظ کاظم علی خان قدس سرہ بن حضرت محمد اعظم خان قدس سرہ بن حضرت سعادت یار خان قدس سرہ بن حضرت سعید اللہ خان قندھاری قدس سرہ

نسب نامہ مادری؛ تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازھری علیہ الرحمہ ابن محترمہ معظمہ نگار فاطمہ عرف سرکار بیگم رحمۃ اللہ علیہا بنت حضور مفتئ اعظم ہند علامہ مصطفی رضا خان علیہ الرحمہ بن اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ

والدین اورولادت؛ ایک دن مجدد اعظم قطب الارشاد سیدی اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی مبارک گود میں حضور حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ کے شہزادے جیلانی میاں اور حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کی شہزادی سرکار بیگم دونوں کھیل رہے تھے اور سرکار امام احمد رضا باغ باغ ہورہے تھے۔اسی ساعتِ سعید میں سرکار اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے اپنے دونوں مقدس شہزادوں حجۃ الاسلام اور مفتیٔ اعظم کو طلب فرمایا اور دونوں کمسن پوتا پوتی کا خود سرکار اعلیٰ حضرت نے نکاح فرمادیا۔ بعد فراغتِ علمی حضور مفسر اعظم جیلانی میاں رخصتی عمل میں آئی۔

اسی نورانی چمن میں: ۱۴ ذی قعدہ ۱۳۶۱ھ مطابق 23 نومبر 1942ء بروز منگل ایک پھول کھلتا ہے جسے دنیا **تاج الشریعہ** کہتی ہے (بعض صاحبان نے حضرت کی تاریخ ولادت ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ 23 نومبر 1943ء اور ۲۶ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ 21 فروری 1943ء۔۲۵ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ ۱۹۴۲ء بھی لکھا ہے۔ پاسپورٹ کے مطابق یکم فروری ۱۹۴۳ء ہے اس لحاظ سے ۲۵ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ ہے۔مگر خلیفہ وشاگرد اور معتمد خاص حضرت علامہ مفتی محمد یونس رضا صاحب قبلہ مونس اویسی سابق مفتی مرکزی دارالافتاء و پرنسپل جامعۃ الرضا بریلی شریف کی اصح تحقیق کے مطابق حضرت والا کی صحیح تاریخ ولادت ۱۴ ذی قعدہ ۱۳۶۱ھ مطابق 23 نومبر 1942ء ہی ہے (سوانح تاج الشریعہ)

جائے ولادت؛ کاشانۂ رضا محلہ سوداگران بریلی شریف یوپی

اسم گرامی وعقیقہ: خاندانی دستور کے مطابق آپ کا پیدائشی نام محمد رکھا گیا اور اسی نام پر عقیقہ ہوا چونکہ آپ کے والد ماجد کا نام محمد ابراہیم رضا ہے اسی مناسبت سے آپکا نام محمد اسمٰعیل رضا تجویز ہوا عرفی نام اختر رضا ہے۔حضرت اسی نام سے مشہور ہوئے

تعلیم وتربیت: حضور تاج الشریعہ کا بچپن شریف انتہائی خوشنما پاکیزہ اور علمی ماحول میں گذرا والدین کریمین اور نانی معظمہ وحضور نانا جان کے سایۂ عاطفت میں پروان چڑھے والد ماجد نے روحانی جسمانی ظاہری وباطنی ہر طرح کی تربیت فرمائی۔حضور مفتیٔ اعظم کی

آغوشِ شفقت ومحبت میں نشود ونما ہوئی۔ حضور مفتئ اعظم کی نگاہِ کیمیا اثر نے سنوار کر کندن بنادیا خود حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

نگاہِ مفتیِ اعظم کی ہے یہ جلوہ گری
چمک رہا ہے جو اختر ہزار آنکھوں میں

جب آپ کی عمر ۴ سال ۴ ماہ ۴ دن کی ہوئی تو والد محترم حضور مفسر اعظم جیلانی میاں علیہ الرحمہ نے تقریب بسم اللہ خوانی منعقد فرمائی حضور سیدی مفتئ اعظم ہند علیہ الرحمہ نے رسم بسم اللہ ادا کرائی۔ شہزادئ مفتئ اعظم یعنی حضور تاج الشریعہ کی والدہ ماجدہ نے تعلیم وتربیت کا خاص خیال فرمایا۔ چونکہ اسی بچے کو نانا جان کا سچا جانشین بننا تھا۔ حضرت اکثر فرماتے تھے کہ اس لڑکے (تاج الشریعہ) سے بہت امیدیں وابستہ ہیں۔ آپ نے والدہ ماجدہ کے پاس ناظرہ مکمل فرمایا۔ ابتدائی کتب والد ماجد علیہ الرحمہ سے پڑھی اس کے بعد دار العلوم منظر اسلام میں داخلہ لیا اور درس نظامی کی تکمیل فرما کر 1963ء میں آپ نے جامعہ ازہر مصر تشریف لے گئے اور کلیہ اصول الدین میں داخلہ لیا۔ ۳ سال تک مصر میں زیر تعلیم رہے اور اول درجہ سے کامیاب ہوئے۔ 1966ء میں مصر کے قومی صدر جناب کرنل جمال عبد الناصر صاحب نے حضرت والا کو **جامعہ ازہر ایوارڈ** سے نوازا

مصر سے بریلی آمد: تمام علوم وفنون سے فارغ ہوکر حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ ۱۷ نومبر 1966ء مطابق ۱۳۸۶ھ کی صبح کو بریلی شریف تشریف لائے بریلی جنکشن پر متعلمین متوسلین جملہ اھل خاندان علماء کرام وطلباء کرام (منظر اسلام) نے شاندار استقبال کیا۔ خود حضور مفتئ اعظم ہند علیہ الرحمہ بنفس نفیس جلوہ فرما تھے اور ٹرین کا بے تابی سے انتظار فرمارہے تھے جیسے ہی ٹرین پلیٹ فارم پر آئی اور حضرت والا ٹرین سے نیچے اترے سب سے پہلے حضور مفتئ اعظم علیہ الرحمہ گلے لگایا پیشانی چومی اور بہت ساری دعاؤں سے نوازا اور فرمایا کہ کچھ لوگ گئے اور بدل کر آئے مگر میرے بچے پر جامعہ ازہر کی تہذیب کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ ماشاء اللہ

علوم وفنون وزبان دانی: حضور سیدی تاج الشریعہ علیہ الرحمہ مندرجہ ذیل علوم وفنون میں مہارت رکھتے تھے (۱) علم قرآن (۲) اصول تفسیر (۳) علم حدیث (۴) اصول حدیث (۵) اسماء الرجال (۶) فقہ حنفی (۷) فقہ مذاہب اربعہ (۸) اصول فقہ (۹) علم کلام (۱۰) علم صرف (۱۱) علم نحو (۱۲) علم معانی (۱۳) علم بدیع (۱۴) علم بیان (۱۵) علم منطق (۱۶) علم فلسفہ جدید وقدیم (۱۷) علم مناظرہ (۱۸) علم الحساب (۱۹) علم ہندسہ (۲۰) علم ہیت (۲۱) علم تاریخ (۲۲) علم مربعات (۲۳) علم عروض وقوافی (۲۴) علم تکسیر (۲۵) علم جفر (۲۶) علم فرائض (۲۷) علم توقیت (۲۸) علم تقویم (۲۹) علم تجوید وقرأت (۳۰) علم ادب (نظم ونثر عربی نظم ونثر فارسی نظم ونثر انگریزی نثر ہندی نظم ونثر اردو) (۳۱) علم زیجات (۳۲) علم خطاطی (۳۳) علم جبر ومقابلہ (۳۴) علم تصوف (۳۵) علم سلوک (۳۶) علم اخلاق وغیرہ وغیرہ تقریباً (۴۰) علوم وفنون پر مہارت حاصل تھی حضور والا کو قرأت عشرہ میں بھی مہارت حاصل تھی آپ بہ لہجہ مصری لاجواب انداز میں قرأت فرماتے تھے۔ آپکو اردو انگریزی عربی فارسی وغیرہ کئی زبانوں پر دسترس حاصل تھی عربی فارسی اردو انگریزی میں تو آپ کے ادبی شہ پارے ہیں۔ اسلام کی ترویج واشاعت اور ردبدعات ومنکرات میں حضرت کا مقام تو اعلیٰ ہی ہے جس موضوع اور مسئلہ پر قلم کو جنبش فرماتے تھے بے تکلف لکھتے ہی چلے جاتے تھے۔ جس مسئلہ کی تحقیق فرماتے دلائل کے انبار لگا دیتے۔ امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۲۵ھ میں حضور محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ قادری امجدی نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا کہ علامہ ازھری صاحب کے قلم سے لکھے ہوئے فتوے کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے کہ ہم امام احمد رضا کی تحریر پڑھ رہے ہیں۔ آپکی تحریر میں دلائل وحوالجات کی بھرمار سے یہی ظاہر ہوتا ہے

بیعت وخلافت: حضور تاج الشریعہ بچپن ہی میں حضور مفتئ اعظم ہند علیہ الرحمہ سے بیعت ہو چکے تھے۔ ۸ شعبان المعظم ۱۳۸۱ھ مطابق 15 جنوری 1962ء کو صبح ۸ بجے ایک شاندار اور حسین تقریب محفل میلاد شریف کی منعقد کی گئی۔ حضور مفتئ اعظم ہند علیہ الرحمہ

نے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کو بلوا کر اپنے قریب بٹھایا۔اور دونوں ہاتھ اپنے مقدس ہاتھوں میں لیکر جمیع سلاسل عالیہ قادریہ سہروردیہ نقشبندیہ چشتیہ اور جمیع سلاسل احادیث مسلسل بالاولیت کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا تمام اوراد و وظائف اعمال واشغال دلائل الخیرات، حزب البحر، تعویذات کی اجازتیں مرحمت فرمائیں۔اس موقع پر حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ، حضور برہان ملت علیہ الرحمہ، مولانا خلیل الرحمٰن محدث امروہوی علیہ الرحمہ، علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ مفتی نذیر الاکرم نعیمی علیہ الرحمہ، مولانا محمد حسین سنبھلی، مولانا انوار احمد شاہجہانپوری مولانا قاضی شمس الدین جعفری جونپوری وغیرہم جیسے جید علماء ومشائخ موجود تھے۔بوقت خلافت حضور تاج الشریعہ کی عمر 20 سال تھی حضور مفتئ اعظم ہند علیہ الرحمہ نے اپنے آخری ایام میں اپنی جانشینی سے متعلق ایک تحریر خود لکھی۔کہ میں،، اختر میاں سلمہ کو اپنا قائم مقام کرتا ہوں،،۱۵؍۱۴ نومبر ۱۹۸۴ء کو حضور احسن العلماء حضرت علامہ سید مصطفی حیدر حسن برکاتی علیہ الرحمہ نے اور سید العلماء حضرت علامہ الشاہ سید آل مصطفی برکاتی علیہ الرحمہ نے اور خلیفۂ اعلٰحضرت حضور برہان ملت حضرت علامہ برہان الحق جبلپوری علیہ الرحمہ وغیرھم نے بھی حضور تاج الشریعہ کو جمیع خلافت واجازت عطا فرمائی

برادران حضور تاج الشریعہ: حضور تاج الشریعہ کے ۵ بھائی اور تین بہنیں تھیں (۱) برادر اکبر ریحان ملت حضرت علامہ ریحان رضا خان علیہ الرحمہ (۲) تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خان علیہ الرحمہ (۳) حضرت علامہ ڈاکٹر قمر رضا خان علیہ الرحمہ (۴) حضرت علامہ منان رضا خان منانی میاں مدظلہ العالی (۵) اور حضرت تنویر رضا خان جو بچپن ہی سے مفقود الخبر ہیں۔

ازدواجی زندگی: آپ کا عقد مسعود استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے حکیم الاسلام حضرت حکیم حسنین رضا خان علیہ الرحمہ کی سب سے چھوٹی شہزادی محترمہ ومعظمہ سلیم فاطمہ عرف اچھی بی صاحبہ کے ساتھ ۱۳۸۸ھ، ۳ نومبر

۱۹۶۸ء بروز اتوار کو ہوا۔ حضرت کی اہلیہ محترمہ حسن کردار، تقویٰ وطہارت، مہمان نوازی غربا پروری، انصاف ودیانت سخاوت وپابندی شریعت میں انوکھی شان شوکت کی مالکہ ہیں مصروفیت کے باوجود کتابوں کے مطالعہ کی عادی ہیں

اولاد کرام: اللہ عزوجل نے حضرت والا کو پانچ صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ عطا فرمایا صاحبزادیاں یہ ہیں (۱) محترمہ آسیہ فاطمہ صاحبہ: جو عالیجناب انجینیر محمد برہان رضا صاحب بیسل پوری سے منسوب ہیں۔ایک صاحبزادہ محمد علوان رضا اور ایک صاحبزادی حنا فاطمہ ہیں فی الحال دہلی میں مقیم ہیں (۲) محترمہ سعدیہ فاطمہ صاحبہ: الحاج عالی جناب منسوب رضا خاں صاحب بہیڑوی کو منسوب ہیں۔ایک صاحبزادی لجین فاطمہ اور ایک صاحبزادہ محمد نہال رضا ہیں۔ بہیڑی ضلع بریلی مین مقیم ہیں (۳) محترمہ قدسیہ فاطمہ صاحبہ حضرت علامہ مفتی محمد شعیب رضا قادری نجیب آباد بجنور کو منسوب ہوئیں ۔ایک صاحبزادے محمد حمزہ خبیب اور ایک صاحبزادی نوار فاطمہ ہیں۔ایک صاحبزادے کا بعدہ ولادت انتقال ہوگیا۔اور اسکے بعد صاحبزادی تولد ہوئیں ۔بریلی میں مقیم ہیں۔افسوس صد افسوس کہ حضرت مفتی شعیب رضا صاحب قبلہ علیہ الرحمہ بھی ہمارے درمیان نہ رہے (۴) محترمہ عطیہ فاطمہ صاحبہ: شہزادۂ حضور امین شریعت حضرت علامہ سلمان رضا خان صاحب قبلہ سے منسوب ہیں۔دو صاحبزدے محمد سفیان رضا محمد شاذان رضا اور محمد ملحان رضا ہیں۔ایک صاحبزادہ کا ولادت کے کچھ ماہ کے بعد انتقال ہوگیا۔کانکر ٹولہ بریلی میں مقیم ہیں (۵) محترمہ ساریہ فاطمہ صاحبہ: عالیجناب محمد فرحان رضا خواجہ قطب بریلی کو منسوب ہیں۔ایک صاحبزادہ نبہان رضا اور ایک صاحبزادی فلذہ فاطمہ ہیں، بریلی میں اقامت پذیر ہیں اور ملازمت جدہ سعودی عرب میں ہے۔

صاحبزادہ شہزادۂ عالی وقار حضرت علامہ عسجد رضا خان قبلہ: حضور تاج الشریعہ کے اکلوتے شہزادے اور سچے جانشین پرتو سرکار تاج الشریعہ حضرت علامہ عسجد رضا خان صاحب قبلہ کی ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۰ء کو محلہ خواجہ قطب بریلی شریف میں

ولادت ہوئی۔

تصنیفات: بین الاقوامی بے پناہ مصروفیات کے باوجود حضور والا علیہ الرحمہ نے تصنیف وتالیف مضامین، فتاویٰ اور تراجم وغیرہ کا سلسلہ جاری رکھا حضرت نے اردو عربی اور انگلش زبان میں کتابیں مضامین وغیرہ تحریر فرمائی (۱) شرح حدیث نیت۔اردو (۲) ہجرت رسول۔اردو (۳) آثار قیامت۔اردو (۴) سنو چپ رہو۔اردو (۵) ٹائی کا مسئلہ۔اردو (۶) تین طلاقوں کا شرعی حکم۔اردو (۷) تصویروں کا حکم۔اردو (۸) دفاع کنز الایمان ۲ جز۔اردو (۹) الحق المبین۔اردو (۱۰) ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن مع شرعی حکم۔اردو (۱۱) القول الفائق بحکم اقتدٰ الفاسق۔اردو (۱۲) حضرت ابراہیم کے والد تارخ یا آزر ۔اردو (۱۳) کیا دین کہ مہم پوری ہو چکی؟ مقالہ اردو (۱۴) جشن عید میلاد النبی۔مقالہ اردو (۱۵) متعدد فقہی مقالات۔اردو (۱۶) سعودی مظالم کی کہانی اختر کی زبانی۔اردو (۱۷) المواہب الرضویہ فی الفتاویٰ الازہریہ اردو (۱۸) منحۃ الباری فی شرح بخاری ۔اردو (۱۹) تراجم قرآن میں کنز الایمان کی فوقیت۔اردو (۲۰) نوح حامیم کیلر کے سوالات کے جوابات (کفر ایمان تکفیر) اردو (۲۱) الحق المبین عربی (۲۲) الصحابۃ نجوم الاھتداء عربی (۲۳) شرح حدیث الاخلاص عربی (۲۴) سد المشارع علیٰ من یقول ان الدین یستغنی عن الشارع عربی (۲۵) تحقیق ان ابا ابراہیم تارخ لا آزر عربی (۲۶) نبذۃ حیاۃ الامام احمد رضا عربی (۲۷) مرأۃ النجدیہ بجواب البریلویہ عربی (۲۸) حاشیہ الازہری علیٰ صحیح البخاری (۲۹) حاشیہ المعتقد والمستند اردو (۳۰) سفینہ بخشش (دیوان) عربی ۔اردو (۳۱) انوار المنان فی توحید القرآن۔اردو (۳۲) المعتقد المستند مع المعتمد المستند (ترجمہ) اردو (۳۳) الزال الانقی مع بحر سبعۃ الاتقی (ترجمہ) اردو (۳۴) اھلاک الوہابین علیٰ توہین القبور المسلمین (تعریب) عربی (۳۵) شمول الاسلام اصول الرسول الکرام (تعریب) عربی (۳۶) برکات الامداد لاھل الاستمداد (تعریب) عربی (۳۷) عطایا القدیر فی حکم التصویر عربی (۳۹) تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون عربی

(۴۰) قوارع القہار فی رد المجسمۃ الفجار عربی (۴۱) سبحان السبوح عربی (۴۲) القمع المبین لامال المکذ بین عربی (۴۳) النہی الاکید تعریب عربی (۴۴) حاجز البحرین (تعریب) عربی (۴۵) فقہ شہنشاہ کان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ (تعریب) عربی (۴۶) ملفوظات تاج الشریعہ۔اردو (۴۷) تقدیم تحلیۃ السلم فی مسائل نصف العلم اردو (۴۸) ترجمہ قصید تان رائعتان اردو (۴۹) FEW ENGLISH FAATWA انگلش (۵۰) ازھر الفتاویٰ انگلش (۵۱) ٹائی کا مسئلہ۔انگلش (۵۲) AJUST ANSWER TO THE BLASED AUTHOR انگلش (۵۳) فضیلت نسب۔اردو (۵۴) ایک غلط فہمی کا ازالہ۔اردو (۵۵) حاشیہ انوار المنان اردو (۵۶) الفردہ فی شرح قصیدۃ البردہ عربی (۵۷) رویت ھلال اردو (۵۸) چلتی ٹرین پر نماز کا حکم۔اردو (۵۹) افضیلت صدیق اکبر وفاروق اعظم۔اردو (۶۰) تعریب فتاویٰ رضویہ جلد اول۔اردو (۶۱) نغمات اختر عربی۔ مذکورہ بالا تصانیف کے علاوہ بشکل آڈیو قیمتی باتیں بخاری شریف کا درس اردو عربی انگلش سوال جواب انٹرنیٹ پر موجود ہے۔

حکومتی عہدہ سے اجتناب: اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر نرائن دت تیواری نے اپنے عہد حکومت میں حضور تاج الشریعہ کے برادر اکبر حضرت علامہ ریحان رضا خان رحمانی میاں علیہ الرحمہ کو ایم ایل سی (M.L.C) نامزد کیا تھا۔انکی مقررہ معیار ختم ہوجانے کے بعد حضرت ممدوح علیہ الرحمہ (تاج الشریعہ) کے لئے کوشاں رہے مگر حضرت نے منع فرمادیا۔ ۱۹۸۹ء میں گورنر اتر پردیش جناب محمد عثمان عارف نقشبندی (جو سیاسی قائد کے ساتھ عاشق رسول واولیاء تھے) حضرت کے در دولت پر حاضر ہوئے اور ایم ایل سی نامزد کرنے حکومت اتر پردیش کی منشاء ظاہر کی۔مگر حضرت والا نے عہدہ قبول کرنے سے منع فرمادیا۔اتر پردیش کے گورنر عثمان عارف صاحب نقشبندی نے بڑی کوشش کی بہت منت وسماجت کی مگر حضرت راضی نہ ہوئے۔گورنر عثمان عارف صاحب آپ سے قلبی لگاؤ رکھتے تھے۔اور آپکی بے پناہ عزت وادب واحترام کرتے تھے مگر قربان جایئے

حضور تاج الشریعہ جیسے اللہ والوں اور خاصانِ خدا کی عظمت وشان پر کہ دنیا اور اقتدار کو اپنے او پر غالب نہ ہونے دیا۔ کرسی خود چل کر آئی مگر ٹھکرا دیا۔ کیا عصر حاضر میں کوئی ایسی نظیر اور ایسی شخصیت زمانے کو مل سکتی ہے؟ جنوری 1995ء دو پہر دو بجے کی بات ہے وزیر اعظم ہند پی وی نرسمہاراؤ کے خصوصی سیکریڑی (PA) حضرت والا کی بارگاہ میں بریلی شریف وزیر اعظم کا پیغام لیکر حاضر ہوئے اور کہا کہ وزیر اعظم ہند (pm) آپ کی شخصیت سے متاثر ہیں۔ اور ملاقات کر کے دعائیں لینا چاہتے ہیں۔ آپ اذنِ حاضری عنایت فرمائیں۔ دیکھئے اللہ والوں کی شان اسے کہتے ہیں سچا صوفی ولیٔ کامل اور قطب عصر۔ آپ نے فرمایا کہ مذہبی میں آدمی ہوں۔ مجھے میرے بزرگوں نے جن امور کی ذمہ داری دی ہے۔ اسی کو انجام دینے میں مصروف ہوں۔ میں سیاسی نہیں۔ اور اسکے علاوہ وزیر اعظم کے ہاتھ بابری مسجد کی شہادت میں ملوث ہیں پوری امت، مسلمہ ناراض ہے۔ میں کسی بھی صورت میں ان سے ملاقات کرنا پسند نہیں کروں گا۔ وزیر اعظم بریلی آئے اور حضرت بہیڑی تشریف لے گئے۔ اور ملاقات نہ فرمائی۔ نرسمہاراؤ ۳ گھنٹہ بریلی کے سرکٹ ہاوس میں شدید انتظار کر کے نامراد واپس ہوئے پھر حضرت بریلی شریف تشریف لائے

جو تاج شہی حکام کو خاطر میں نہ لائے

اس رب کے ولی ازہری پر ان گنت سلام

القابات وخطابات: جانشین مفتیٔ اعظم حضور سیدی اختر رضا ازھری علیہ الرحمہ کو ۱۴۰۴ھ مطابق 18 اگست 1984ء کو امیر شریعت جناب حاجی نور محمد رضوی مارفانی صاحب نے تاج الاسلام کا لقب دیا۔ جس کی تائید مفتیٔ گجرات حضرت علامہ مفتی احمد میاں نے کی (بمقام جوناگڑھ گجرات) خلیفہ وتلمیذ حضور مفتیٔ اعظم حضرت علامہ مفتی سید شاہد علی صاحب قبلہ رامپوری نے حضرت کو،، صدر المفتین، سند المحققین، اور فقیہ اسلام کا لقب دیا۔ خلیفۂ حضور تاج العلماء حضرت علامہ حکیم مظفر احمد صاحب نے مفکر اہلسنت، فقیہ اعظم، شیخ المحدثین، کا خطاب دیا۔ فضیلت الشیخ حضرت علامہ شیخ محمد بن علوی مالکی علیہ الرحمہ شیخ الحرم

مکہ معظمہ۔ قطب مدینہ خلیفہ اعلیٰحضرت حضرت علامہ الشاہ محمد ضیاء الدین علیہ الرحمہ مدینہ شریف وغیرھم نے حضرت کو تاج الشریعہ، مرجع العلماء والفضلاء، کے خطاب سے نوازا۔ نیز شرعی کونسل آف انڈیا کے اجلاس میں نومبر 2005ء کو پورے ملک سے تشریف لائے ہوئے جید علماء کرام مفتیان عظام نے متفقہ طور پر حضرت والا کو قاضی القضاۃ فی الہند کا خطاب دیا۔

سنیت کا پر ضیاء پیغام ہے اختر رضا
ہے لقب تاج الشریعہ نام ہے اختر رضا

حضور تاج الشریعہ کے معمولات: حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی عبادات، وریاضت، تصنیفات، فتاویٰ، ملاقات، وظائف وغیرہ کے اوقات مقرر تھے، اور حضرت والا تمام اوقات کی سختی سے پابندی فرماتے تھے حضرت کے معمولات حسب ذیل ہیں (ہفتہ:) بعد نماز فجر تلاوت، وظائف، بعد فراغت ناشتہ کتابیں سماعت فرماتے یا فتاویٰ تحریر یا فتاویٰ سن کر تصدیق فرماتے دو پہر ایک بجے تک ڈرائینگ روم میں تشریف فرما ہوتے۔ تخصص فی الفقہ کے طلباء کو 11 یا 12 بجے کے بعد درس دیتے کھانا تناول فرما کر قیلولہ فرماتے بعد نماز ظہر پھر کتابیں سماعت فرماتے یا کتابیں لکھواتے۔ بعد نماز عصر دلائل الخیرات کا ورد فرماتے۔ بعد نماز مغرب وظائف سے فارغ ہو کر پھر کتابیں سماعت فرماتے یا کتابیں لکھواتے، بعد نماز عشاء کھانا تناول فرما کر تھوڑی دیر چہل قدمی فرماتے۔ پھر کتابیں سماعت فرماتے یا لکھواتے یہ سلسلہ 11/12 بجے رات تک جاری رہتا۔ اسی دوران ملاقات اور داخل سلسلہ فرماتے۔ پھر حضرت بعد نماز فجر مذکورہ معمولات انجام فرماتے (اتوار:) اس دن بعد نماز عشاء انٹرنیٹ پر آن لائن سوالات کے جوابات عطا فرماتے (انگلش سوال کا انگلش میں جواب اردو کا اردو میں اور عربی کا عربی میں جوابات) بقیہ معمولات حسب یوم ہفتہ (پیر، منگل، چہار شنبہ)، یہ ایام حسب ہفتہ گذرتے۔ جمعرات: دو پہر میں دورۂ حدیث کے طلباء کو بخاری شریف کا درس دیتے۔ بعد نماز مغرب ازہری

گیسٹ ہاوس کے ہال میں عوام اہلسنت کے سوالات کے جوابات عطا فرماتے۔ قرب وجوار کے علاوہ دور دراز سے لوگ حضرت علیہ الرحمہ کی محفل سوال وجواب میں حاضر ہوتے۔ بقیہ معمولات حسب یوم ہفتہ (جمعہ) اس دن تاخیر سے ڈرائنگ روم میں تشریف لاتے۔ تقریباً 10 یا 11 بجے ملاقاتیوں سے ملاقات فرماتے۔ ملاقات کے بعد تحریری مشاغل انجام فرماتے۔ 1 بجے گھر کے اندر تشریف لے جاتے۔ پھر بوقت جمعہ تیار ہو کر تشریف لاتے۔ خطبہ اور نماز کی امامت کے فرائض انجام دیتے۔ بعد نماز مغرب شہر کی کسی مسجد میں سوال وجواب کے پروگرام میں شرکت فرماتے۔ بقیہ معمولات حسب سابق۔ یہ معمولات بریلی شریف میں موجودگی کے ہیں ان معمولات کے علاوہ کسی کے جنازے میں شرکت عیادت تعزیت وغیرہ کے امور بھی انجام دیتے۔ یہ معمولات علالت سے قبل کے ہیں، سفر وحضر میں بھی حضرت والا ان معمولات میں فرق نہیں آنے دیتے۔ بلکہ بحسن وخوبی انجام دیتے اور وقت کی سختی سے پابندی فرماتے۔

وصال پر ملال اہلسنت پر یتیمی کا داغ

برساتا جھوم جھوم کر جو کشت دین پر
افسوس کہ وہ ابرِ بہاراں چلا گیا

مؤرخہ ۷ ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق 20 جولائی بروز جمعہ (شب ہفتہ) بعد نماز مغرب تقریباً ۸ بجے یہ جانکاہ خبر موصول ہوئی کہ امام احمد رضا کا سچا نائب ووارث ،حضور مفتئ اعظم ہند کا حقیقی جانشین، آسمان ولایت کا درخشندہ ستارہ، کروڑوں دیوانوں کو روتا بلکتا اور سسکتا چھوڑ کر اس دار فانی سے ہمیشہ کے لئے کوچ فرمایا گیا۔ دل پر ایک بجلی سی گری۔ آنکھوں سے اشک رواں ہوگئے۔ وصال پر ملال کی خبر سنتے ہی دیوانے جوق در جوق اپنے مرکز عقیدت ومحبت کی آخری زیارت کئے لئے جانب بریلی بذریعہ، طیارہ ،ٹرین اور کار روانہ ہوگئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے بریلی شریف میں انسانوں کا سمندر ٹھاٹھیں

مارنے لگا۔ بریلی کے ہر کوچہ وبازار صدمات کا اظہار کر رہے تھے۔ پورا ماحول سوگوار اور رنج وغم میں ڈوبا تھا۔ ہندوستان کے تمام چھوٹے بڑے شہروں قصبوں دیہاتوں کے علاوہ بیرون ملک ساوتھ افریقہ، ماریشش، امریکہ، سعودی عرب، سری لنکا، پاکستان، بنگلہ دیش، عمان، برطانیہ، نیپال، دبئی وغیرہ سے بھی دیوانگان کثیر تعداد میں بریلی وارد ہوئے اژدھام دیکھکر میڈیا نے ۲ کروڑ ۲۵ لاکھ انسانوں کا سمندر بتایا۔ مگر صحیح اندازہ نہیں بلکہ اتنا ہی کہنا ہی بہتر ہوگا کہ بے شمار اور لا تعداد دیوانے بریلی شریف پہونچے جنکی گنتی مشکل ہی نہیں ناممکن بھی تھی۔ یہ تو انسانوں کی بات تھی فرشتے اور اجنہ کتنی تعداد میں تھے (واللہ رسولہ اعلم) خیر ۲۲ جولائی 2018ء کو صبح 10 بجے نماز جنازہ کا وقت مقرر ہوا حضور تاج الشریعہ کی اھلیہ محترمہ سیدہ زاہدہ پیرانی ماں کے حکم پر ۱۵ افراد حضور شہزادۂ محترم حضرت علامہ عسجد رضا خان صاحب قبلہ، حضور محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ امجدی صاحب قبلہ، شہزادۂ امین شریعت حضرت علامہ سلمان رضا خان صاحب قبلہ۔ داماد تاج الشریعہ حضرت علامہ منسوب رضا صاحب (جدہ) داماد حضور عسجد میاں حضرت علامہ عاشق حسین صاحب کشمیری، وغیرہ نے غسل شریف کے فرائض انجام دیئے۔ بعدۂ حضرت کو کفن شریف زیب تن کرایا گیا سر مبارک پر عمامہ شریف باندھ سجا کر سنوار جنتی دولہا بنایا گیا

بن کے دولہا قادری اختر رضا
مسکرا کر سوئے جنت چل دیئے

پھر ایک گاڑی پھولوں سے مزین تھی اسمیں حضرت قبلہ علیہ الرحمہ کا جنازہ شریف رکھا گیا۔ اور جلوس جنازہ جانب اسلامیہ انٹر کالج روانہ ہوا (یہ وہی اسلامیہ انٹر کالج ہے جہاں حضرت نے عصری علوم حاصل فرمایا تھا) لوگوں نے بالا خانوں چھتوں دیواروں درختوں حتیٰ کہ بجلی کے کھمبوں پر چڑھ چڑھ کر دیدار کیا۔ دیوانگی کا یہ عالم کہ ہر کوئی سبقت لے جانے میں مصروف مگر بقول حضور محدث کبیر اتنا بڑا مجمع بھوکے پیاسے لوگ مگر کوئی حادثہ نہیں۔ کوئی واقعہ نہیں، کسی کو خراش اور چوٹ تک نہیں آئی۔ امن قائم۔ شانتی

برقرار، اور دیوانگی کا مظاہرہ۔ یہ کرامت تھی حضور سیدی تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی، الغرض جیسے تیسے جلوس جنازہ اسلامیہ انٹر کالج پہونچا اور صدر دروازے ہی پر تقریباً 10/30 بجے شہزادۂ عالی وقار حضرت علامہ عسجد رضا خان صاحب قبلہ نے اپنے مشفق والد محترم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ کروڑوں دیوانوں، ہزاروں اکابرین علماء ومشائخ سادات کرام، خاندانی افراد طلباء مدارس وغیرھم نے جسکو جہاں جگہ ملی نماز جنازہ ادا کی پھر جنازہ شریف درگاہ اعلیٰحضرت محلہ سوداگران ازہری گیسٹ ہاؤس لایا گیا۔ ۱۲ بجکر ۱۱ منٹ پر جسد اقدس قبر انور میں اتارا گیا۔ حضرت علامہ عسجد رضا خاں صاحب قبلہ۔ علامہ سلمان رضا خاں صاحب قبلہ۔ اور حضرت برہان رضا صاحب۔ قبر انور میں اترے۔ ۱۲ بجکر ۳۵ منٹ پر پہلے خاندان کے حضرات سادات کرام اکابرین علماء نے مٹی دی۔ بعدہٗ عوام اہلسنت کو اجازت دی گئی۔ دیر رات تک مٹی دینے کا سلسلہ جاری رہا۔ اس طرح وہ عظیم وجلیل رہنما وقت کا مجاہد اور رجل عظیم قطب الدھر ولئی کامل بے مثل و بے نظیر شخصیت ہمارے سامنے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دور ہوگئی۔ مگر انکی یادیں، انکی باتیں، نورانی دلنشیں رخ زیبا، ہمیشہ انکی یاد دلاتی ہیں اور رہینگی۔ ہم اہل سنن پر دائما ان کا فیضان جاری رہے گا۔ انکی سب سے بڑی نادر و نایاب یادگار امین اہلسنت قائد اعظم پیر و پیرزادہ حضور حضرت علامہ الشاہ الحاج محمد عسجد رضا خان صاحب کی شکل میں موجود ہیں۔

بادشاہ اہلسنت چل دیئے حضرت تاج شریعت چل دیئے

حضرت عسجد رضا کی شکل میں چھوڑ کر نایاب دولت چل دیئے

کرامات حضور تاج الشریعہ: الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔ سب سے بڑی کرامت ہے استقامت فی الدین ہے بزرگان دین اسلاف کرام فرماتے ہیں کہ فضاؤں میں پرواز کرنا دریاؤں پر چلنا یہ کرامت نہیں۔ بلکہ دین وشریعت پر سختی سے قائم رہنا۔ سنت نبوی پر عمل پیرا ہونا یہ سب سے بڑی کرامت ہے سلطان اودھ حضرت مخدوم شاہ مینا قدس سرہ فرماتے

ہیں۔اگر کوئی آسمان پر اڑتا ہو پانی پر چلتا ہو اور شریعت کے کسی مستحب امر کو ہلکا سمجھتا ہو وہ ولی نہیں شیطان ہے۔ اللہ اکبر۔ معلوم ہوا دین پر استقامت شریعت مصطفوی کی پابندی سنتِ کریمہ پر عمل۔ یہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ ماضی میں جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو حضور سیدی سرکار مفتئ اعظم ہند قدس سرہٗ کی ذات مبارکہ الاستقامۃ فوق الکرامہ کی مجسم تصویر نظر آتی ہے۔ اور عصر حاضر میں سیدی سرکار تاج الشریعہ کی ذات بابرکت۔ آپ تقویٰ پرہیزگاری زہد و ورع میں بے مثل و بے مثال اور سنتِ نبوی کے مظہر اتم تھے۔آپ کے ہر عمل میں شریعت محمدی اور سنت نبوی کی جھلک نمایاں نظر آتی تھی۔ آپ بچپن سے ہی متقی تھے اور عشق رسول میں سرشار۔ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالواجد قادری علیہ الرحمہ ہالینڈ خلیفہ حضور مفسر اعظم ہند علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں بریلی شریف حاضر ہوا۔ اسوقت حضور تاج الشریعہ کی عمر ۱۸؍۷ سال کی تھی سرکار مفتئ اعظم ہند رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں سہ داری سے گذر کر پہونچا حضور مفتئ اعظم مسند مبارکہ پر جلوہ فرما ہو کر لوگوں کی داد رسی فرماتے رہے۔ اچانک ننھے شہزادے یعنی حضور تاج الشریعہ تشریف لائے اور مفتئ اعظم کی تسبیح اٹھا کر اسی کمرہ میں گھوم گھوم کر پڑھنے لگے کبھی یہاں کبھی وہاں جاتے۔ حضور مفتئ اعظم اپنے پیارے شہزادے نورانی نواسے اور سچے جانشین کے اس پیارے عمل کو دیکھ رہیں ہیں اور مسکرا رہے ہیں حضرت نے پوچھا کہ بیٹا کیا پڑھ رہے ہو۔ فرمایا درود شریف پڑھ رہا ہوں۔ سبحان اللہ۔ یہ تھا بچپن کا عالم۔ علاوہ ازیں استقامت فی الدین کے علاوہ قبل وصال اور بعد وصال کرامتیں ظہور ہوئیں۔ جسکا لوگوں نے مشاہدہ کیا۔ چند کرامتیں پیش کیجاتی ہیں۔ اللہ رؤف و رحیم و کریم ہے۔ وہ اپنے بندوں کی عزت افزائی کے لئے اپنی خصوصی عطیات و نوازشات سے نوازتا ہے تو ان سے کچھ امور خرق عادت صادر ہوتے ہیں جسے کرامت کہا جاتا ہے

رچ بس گیا ہے ذہن میں ناصر کسی کا روپ
اب کیا کریں گے پھر کوئی شہکار دیکھ کر

کرامت نمبر(۱) حضرت مولانا غلام معین الدین قادری صاحب مغربی بنگال فرماتے ہیں کہ حضور تاج الشریعہ کرناٹک کی سرزمین پر سراسے ہاسن تشریف لے جارہے تھے کہ اچانک کارالٹ گئی لوگ ادھرادھر ہو گئے مگر جب حضرت کو دیکھا تو الحمد للہ حضرت والا سجدے میں تھے کچھ بھی نہ ہوا

کرامت نمبر(۲) حاجی نگر والوں کا کہنا ہے حضرت والا جناب زاہد صاحب کلکتہ کے یہاں سے حاجی نگر تشریف لارہے تھے۔اچانک بارک پور موڑ (ٹرنگ) پر کار خراب ہوگئی اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے ڈرائیور نے کہا گاڑی ایک انچ بھی نہیں جائے۔گی سبھی حیران و پریشان تھے رات کا سناٹا دوسری گاڑی تلاش کی گئی مگر وہ بھی نہ ملی۔تب حضرت تاج الشریعہ نے حکم فرمایا ڈرائیور گاڑی چلاؤ۔ڈرائیور پس وپیش میں تھا۔مگر چونکہ حضرت کا حکم تھا۔البتہ حضرت نے فرمایا کہ گاڑی کہیں روکنا نہیں آہستہ کر لینا پھر وہ گاڑی لیکر چلا حاجی نگر والے روڈ پر استقبال کے لئے موجود تھے انھیں اشارے سے بتادیا گیا کہ گاڑی رکے گی۔نہیں آہستہ ہو کر اپنے منزل کو رواں ہوگئی۔مدرسہ کے پاس گاڑی رکی حضرت تشریف لے گئے۔ڈرائیور معافی کا طلبگار ہوا اس نے برجستہ مائک پر کہا کہ بارک پور سے یہ گاڑی یہاں تک کس طرح آئی مجھے نہیں معلوم۔بعدہٗ دودن تک وہ گاڑی ایک انچ تک آگے نہ بڑھ سکی۔

مرید کو غوث اعظم کی زیارت؛ کمرہٹی کی سرزمین پر حضور تاج الشریعہ نے اپنے مریدین کو دعائیہ کلمات سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میرا ہاتھ میرے مرید کے سر پر ایسے ہے جیسے زمین کے اوپر آسمان۔آسنسول کی سرزمین پر ایک شخص کو مرید فرماتے وقت فرمایا کہو۔میں نے اپنا ہاتھ غوثِ پاک کے ہاتھ میں دیا مگر آسنسول کے اس دیوانے نے کہا کہ میں نے اپنا ہاتھ اختر رضا کے ہاتھ میں دیا۔ بار بار اصرار کے باوجود وہ یہی کہتا رہا کہ میں نے اپنا ہاتھ اختر رضا کے ہاتھ میں دیا۔اب حضور والا نے اپنا عمامہ شریف سر مبارک سے اتار کر اسکے سر پر رکھدیا وہ پکارنے لگا میں

نے اپنا ہاتھ غوث اعظم کے ہاتھ میں دیا۔ میں اپنا ہاتھ غوث پاک کے ہاتھ میں دیا ۔سبحان اللہ۔

(تجلیات تاج الشریعہ)

خوش نصیب ضعیفہ: اتر پردیش مین حضرت سیدی تاج الشریعہ علیہ الرحمہ ایک پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت علیہ الرحمہ کے ہمراہ علماء عظام کا ایک وفد بھی تھا جب گاڑی فرید پور سے آگے بڑھی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مناسب جگہ روک دو گاڑی۔ استنجاوغیرہ سے فارغ ہونا ہے۔ کئی مقامات پر لب روڈ مساجد وغیرہ کے قریب گاڑی روکنے کی کوشش کی گئی۔ مگر حضرت نے منع فرمایا اور آگے چلنے کے لئے کہا۔ کافی مسافت طے کرنے کے بعد ایک چھوٹا سا گاؤں جہاں غیر مسلم کی اکثریت تھی۔ انجانا گاؤں نظر آیا۔ نہ کہیں ظاہراً کسی مسلم کا مکان اور نہ مسجد وغیرہ کا نشان۔ حضرت نے فرمایا بس اسی گاؤں میں گاڑی روک دو۔ سب حیران و پریشان مگر حکم تھا تعمیل ہوئی۔ اس انجانے وغیر معروف گاؤں میں حضرت گاڑی سے اترے اور چلنے لگے کچے اوبڑ کھابڑ راستوں سے گذرتے ہوئے ایک مکان کے قریب رکے اور فرمایا دستک دو۔ سارے لوگ حیرت واستعجاب میں ہیں کہ اس انجانے گاؤں میں حضرت کا یوں چلنا اور مکان پر رکنا چہ معنی دارد۔ جبکہ پہلی بار حضرت کا ادھر سے گذر ہوا ہے حضرت اس گاؤں کو بھی جانتے ہیں۔ اس گاؤں میں مسلم کا مکان ہے وہ بھی جانتے ہیں۔ بہر حال حکم کی تعمیل ہوئی دروازے پر دستک کے بعد ایک ضعیفہ نے دروازہ کھولا۔ کہا گیا۔ بریلی سے مولانا صاحب آئے ہیں حاجت وغیرہ سے فارغ ہونا ہے۔ فوری انتظام کیا گیا۔ حضرت ضرورت سے فارغ ہوئے وضو فرمایا۔ اور جب روانہ ہونے لگے تو اس ضعیفہ نے پوچھا یہ کون سے مولانا ہیں؟ جنکے ساتھ اتنے مولانا ہیں۔ تو اس سے کہا گیا کہ یہ بریلی کے سب سے بڑے مولانا حضرت ازھری میاں ہیں ۔اس ضعیفہ خاتون نے روتے ہوئے کہا کہ یہ ازہری میاں ہیں۔ آج سے 20 سال پہلے میں انہیں حضرت سے مرید ہوئی تھی۔ تب سے اب تک زیارت نہ ہوسکی۔ میں نے اللہ

سے دعا کی کہ اے اللہ اب میرا آخری وقت قریب ہے۔ اور میں مرنے سے پہلے ایک بار اپنے پیر کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ میرے مولیٰ مجھے ایک بار صرف ایک بار میرے پیر کی زیارت کروادے۔ میرے شیخ کا دیدار کرادے اور آج میری دعا قبول ہوگئی۔ میرا پیر خود میرے بوسیدہ مکان میں آیا ہے۔ میرے گھر آیا ہے۔ میں بہت خوش نصیب ہوں۔ یہ کہتی جاتی تھی اور برابر رورہی تھی ۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ عالم، اسلام کی اتنی بڑی عظیم شخصیت اس کے گھر آیا ہے۔ اللہ اکبر۔ حضور تاج الشریعہ مڑے اور فرمایا بڑی بی جیسے میں نے آج تمہیں ڈھونڈ لیا ہے گھبراؤ مت کل بروز قیامت بھی ایسے ہی ڈھونڈ لوونگا۔ سبحان اللہ یہ ہے شان ولایت۔ فیض وکرامت تاج شریعت تاج شریعت۔

مفتی صاحب کو قرار: حضرت مفتی شرف الدین صاحب لاہوری بیان فرماتے ہیں کہ حضور تاج الشریعہ پاکستان تشریف لائے لاکھوں کا مجمع تھا۔ رسہ پھینکا گیا لوگ رسہ پکڑ کر مرید ہوئے۔ میں بھی حضرت سے مرید ہوگیا ایک صاحب کہنے لگے مفتی صاحب اتنے بڑے مجمع میں بیعت ہو گئے؟ نہ پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دیا نہ تعارف ہوا نہ بات ہوئی۔ لوگ مجھ سے کہنے لگے کدھر مرید ہو گئے۔ نہ پیر کو دیکھا نہ ملاقات ہوئی۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ میں بڑا پریشان تھا سوچ رہا تھا کہ کیا کروں کیا نہ کروں۔ بیعت توڑ دوں یا باقی رکھوں۔ آخرانہوں نے سوچا کہ صبح فیصلہ کرینگے۔ بیعت توڑنی ہے یا رکھنی ہے۔ فرماتے ہیں میں رات میں سوگیا خواب میں حضور تاج الشریعہ کی زیارت ہوئی فرمانے لگے مولانا بتاؤں کہاں مرید ہوئے تھے۔ بتاؤں کس جگہ آپنے رسا پکڑا تھا۔ فرمایا چھوڑو مرید ہو گئے ہم جانیں تم جانو لوگوں کی باتیں کیوں سنتے ہو۔ گویا۔ آپس کی باتوں میں غیروں کو کیوں لاتے ہو۔ ہاں اگر بات کرنے کا کبھی دل کرے، گفتگو کرنے کی تمنا ہو تو میرے بیٹے عسجد رضا کا نمبر لے لو۔ کبھی کبھی فون کر لیا کرنا بات کرلیا کرنا۔ مولانا فرماتے ہیں حالت خواب میں زیارت ہورہی رہی تھی کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی، میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ میرے محلے کے انجینئر صاحب کھڑے ہیں جو کچھ عرصہ بریلی

شریف میں بھی کام کرتے رہے ہیں، وہ انجینئر صاحب دروازے پر کھڑے ہیں اور سلام وغیرہ کے بعد کہتے ہیں، مولانا میں نے سنا ہے کہ آپ بریلی کے تاج الشریعہ سے مرید ہو گئے ہیں؟ میں نے کہا ہاں کہنے لگے میر پاس ان کے بیٹے عسجد رضا کا نمبر ہے۔ لینا ہے؟ مولانا شرف الدین صاحب کہتے ہیں میں نے وہ نمبر انجینئر صاحب سے حاصل کیا، پھر کچھ عرصہ کے بعد میں بریلی شریف حاضر ہوا، اور حضرت کی بارگاہ میں دیدار سے مشرف ہوا، اور دل میں اندر ہی اندر سوچ رہا تھا کہ حضور خواب میں تشریف لائے تھے تو نمبر بھی دے جاتے، حضرت نے دل کی کیفیت سے آگاہ ہو کر فرمایا مولانا نمبر تو میں ہی دینے والا تھا مگر آپ کو ہی جلدی تھی اور بیدار ہو کر دروازہ کھولنے چلے گئے ورنہ نمبر تو میں ہی دیتا تھا

سبحان اللہ یہ ہے تاج الشریعہ کی روحانیت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پنڈت جی کا قبول اسلام: حضور تاج الشریعہ ایک گاؤں میں تشریف لے گئے، مجمع کثیر دیوانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا، سیلاب ہر چہار جانب عاشقوں کا جمگھٹا تھا، ایک پنڈت جی ادھر سے گذر رہے تھے، انہوں نے اتنی زیادہ بھیڑ دیکھ کر پوچھا کہ کیا ہوا؟ اتنی بھیڑ کیوں ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ بریلی شریف سے ہمارے بہت بڑے گرو آئے ہوئے ہیں، جن کا نام حضرت علامہ ازہری میاں ہے۔ وہ بریلی شریف اعلحضرت کے بیٹے ہیں، تب پنڈت جی نے کہا کیا میں بھی ان کے درشن کر سکتا ہوں (دیکھ سکتا ہوں) مسلمانوں نے کہا کیوں نہیں دیکھ سکتے، چلئے میرے ساتھ دکھا دیتے ہیں۔ گئے، اور جیسے ہی پنڈت جی کی نظر رخ تاج الشریعہ پڑی حضرت کو دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا، کچھ نہ کہا، بس دیکھتا رہا، تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگا کہ مجھے ان کے پاس لے چلو، قریب پہونچا اور جب بہت قریب سے دیکھا تو بس دیکھتا ہی رہا اور دیکھتے دیکھتے قدموں پر گر گیا اور کہنے لگا" مہاراج" مجھے اپنا بنا لیجئے، اپنے دامن میں چھپا لیجئے، اب تک دوزخی تھا اب جنتی بنا دیجئے، حضور والا علیہ الرحمہ نے اس کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا، مرید فرما کر اپنے غلامی میں لے لیا، اس کے بعد حضرت

نے فرمایا پنڈت جی ایک بات بتاؤ؟ تم مسلمان ہو گئے ہو ایمان لے آئے مگر تمہارے گھر والے ناراض تو نہیں ہوں گے؟ کیا وہ تمہیں قبول کر لیں گے؟ تمہارا باپ تمہاری ماں تمہاری بیوی اور بیٹے ناراض تو نہیں ہوں گے۔ وہ پنڈت تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر کہنے لگا مہاراج جس طرح آپ کو دیکھ کر میرے دل کی دنیا بدل گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے گھر والوں کے بھی دل کی دنیا بدل جائے' کرپا کردیں (کرم) یہ سن کر حضور تاج الشریعہ ازہری علیہ الرحمہ نے دعا کے لئے اپنے ہاتھوں کو بلند فرمایا اور بارگاہ مولی میں عرض کیا کہ اے اللہ جس طرح تو نے اسکو ہدایت دی ہے اسکے گھر والوں کو بھی ہدایت عطا فرما' ابھی دعا مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ لوگوں نے دیکھا اسکے پورے گھر والے دوڑتے ہوئے آئے اور کہا کہ کلمہ پڑھا کر دامن اسلام اور اپنی غلامی میں داخل فرمالیجئے 'سبحان اللہ

دیکھ کر چہرہ ترا کافر مسلماں ہوگئے
روحانیت کے آئینہ تھے سیدی اختر رضا

بیک وقت دو جگہ موجودگی: 2013 میں حضرت تاج الشریعہ اور شہزادہ گرامی منزلت حضرت علامہ عسجد رضا خان صاحب قبلہ اور حضرت مولانا شہاب الدین رضوی صاحب بھی ہمراہ تھے' حضرت ساوتھ افریقہ' تنزانیہ ہرارے زمبابوے اور ملاوی کے دورے پر تھے۔ واپسی پر ملاوی میں ایک واقعہ پیش آیا' حضرت مولانا شہاب الدین رضوی بیان فرماتے ہیں کہ جمعہ کا دن تھا' محمد اسلم مرزا رضوی میری پاس آئے سلام و مصافحہ اور معانقہ کیا اور کہنے لگے' آج میں نے حضرت کے پیچھے نماز پڑھی سلام و دست بوسی بھی کی۔ آپ نے نماز کہاں پڑھی؟ مولانا شہاب الدین نے کہا فلاں مسجد میں پڑھی۔ حضرت نے نماز پڑھائی۔ یہ واقعہ سن کر سب دنگ رہ گئے کہ حضرت یہاں بھی اور جہاں مرزا اسلم نے نماز پڑھی وہاں بھی موجود۔ یقیناً بیک وقت دو جگہ موجود رہنا یہ حضرت کی عظیم کرامت تھ۔ اسی مجلس میں کسی نے کہا حیرت کی کیا بات ہے حضور سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ بیک وقت ۷۰ جگہ جلوہ فرما ہو سکتے ہیں' تو ان کا جانشین و نائب بیک وقت ۲ جگہ کیوں موجود نہیں

ہوسکتا' اسلم مرزا یہ کرامت دیکھ کر فوراً اپنے گھر گئے اور بیوی بچوں سب کو لا کر بیعت کروادیا'

سبحان اللہ

ماہ بغداد کی چاندنی روشنی حضرت شیخ اختر رضا ازھری
شاہ بغداد کی شان جلوہ گری حضرت شیخ اختر رضا ازھری

☆☆☆☆☆☆

منقبت

تمہیں جس نے بھی دیکھا کہہ اٹھا ولی خدا تم ہو
جمال غوثیت کا آئینہ اختر رضا تم ہو

ناز سنیت قمر دیں تاج شریعت ہو
کہ بحر فیض و نکہت وارث احمد رضا تم ہو

تجر علمی اور مقبوسے ہیں لیت سے عدو حیراں
یقینا بد عقیدوں صلح کلی قضا تم ہو

تیری صورت تری سیرت تیرا تقوی' تیری عظمت
ہے جس نے دیکھا کہہ اُٹھا میرے حامد رضا تم ہو

فقیہ مفتی ولی زہد وورع کے منبع و مخزن
حضور مفتی اعظم کی نورانی ادا تم ہو

مفسر اعظم جیلانی میاں کے تابش وپر تو
کروڑوں سنیوں دل کی دھڑکن دلربا تم ہو

لرزتا کانپتا ہے بدعقیدہ تیری ہیبت سے
حقیقت ہیکہ ان کے واسطے اک زلزلہ تم ہو

کہاں گستاخ صلح کل کہاں ازہری عظمت
وہ قدموں کی غلاظت اور ولایت کی ضیاء تم ہو

زمانے میں درخشاں جن کی عظمت وشان رفعت ہے
خزاں گھبرائے جس سے وہ بہار جانفزا تم ہو

سرور چشم ،جان جاں قرار قلب مشہودی
کہ فخر و ناز ملت ہادی دیں پیشوا تم ہو

منقبت

چلدیئے تاج الشریعہ ہم کو تنہا چھوڑ کر
سب اسیروں کو زمانے میں تڑپتا چھوڑ کر

آپ دنیا سے گئے سونا ہوا دل کا چمن
چل دیئے کیوں ہم غلاموں کو بلکتا چھوڑ کر

ڈھونڈتی ہیں پرنم آنکھیں آہ حضرت ہیں کہاں
وہ گئے تاروں سے آگے ساری دنیا چھوڑ کر

آپکے دم سے تھیں روشن بزم کی سب مشعلیں
چل دیئے وہ مشعلوں کو ٹمٹماتا چھوڑ کر

سوئے جنت جانے کی جلدی تھی حضرت کو مرے
وہ گئے روتا ہوا ہر اک دیوانہ چھوڑ کر

تیرے بن گلیاں بریلی کی ہوئیں سونی سبھی
کیوں گئے آقا دلوں کو پارہ پارہ چھوڑ کر

کس کو دیکھوں کیا کروں کس کو پکاروں سیدا
کوئی بھی جچتا نہیں ہے تیرا جلوہ چھوڑ کر

غمزدہ یوانے در پہ پہنچے تو آئی صدا
میں چلا تیرے لئے عسجد رضا خاں چھوڑ کر

اختر برج ولایت ہم سے مشہودیؔ چھپا
رنج و غم در دو الم کا ایک دریا چھوڑ کر

منقبت

بادشاہ اہلسنت چل دیے　　حضرت تاج شریعت چل دیے

غوث اعظم کی عنایت چل دیے　　جانشین اعلحضرت چل دیے

جن سے تھا سرسبز سارا گلستاں　　بارش انوار ورحمت چلد یے

اب کہاں سے آئیگا دل کو قرار　　ابرالفت ابرراحت چل دیے

حجۃ الا سلام کے لخت جگر　　شاہ جیلانی کی طلعت چل دیے

مفتی آعظم کے پیارے جانشیں　　صاحب فیض و کرامت چل دیے

صوفی زاھدمتقی مفتی ولی　　تاجدار اہلسنت چل دیے

حق کو حق باطل کو باطل بے جھجک　　کہنے والے پیارے حضرت چل دیے

آج بھی دل کے نہاں خانے میں ہیں　　کون کہتا ہے کہ حضرت چل دیے

بن کے دولہا قادری اختر رضا　　مسکر اکر سوئے جن ت چل دیے

حلقۂ علمی سے آتی ہے صدا　　نازش علم و فضیلت چل دیے

نیز برج ولایت چھپ گیا　　غوث و خواجہ کی کرامت چل دیے

حضرت عسجد رضا کی شکل میں　　چھوڑ کر نا یاب دولت چل دیے

بحر غم میں ڈوبا ہے سارا جہاں
دیکھ مشہودیؔ کہ حضرت چل دیے

ایک سفر بودھن سے بریلی شریف

جسے چاہا اپنا بنا لیا جسے چاہا در پر بلا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات
ہے

مؤرخہ 20 رجولائی 2018ء بروز جمعہ (شب شنبہ) شہر بودھن ضلع نظام آباد تلنگانہ کی مرکزی مسجد، مسجد غریب نواز غوث نگر میں حضور اشرف الفقہاء کے ایک مرید خاص عزیزم محمد علی رضوی کے عقد کی محفل تھی۔ ساحر البیان خطابت کے تاجور خلیفۂ حضور امینِ شریعت وحضور اشرف الفقہاء حضرت علامہ الحاج عبدالرشید جبلپوری ثم ناگپوری صاحب قبلہ بھی جلوہ فرما تھے، نعت خوانی کا سلسلہ جاری۔ تھا شدید بارش کی وجہ سے نکاح کی ادائیگی میں تاخیر ہو رہی تھی، اچانک حضرت مولانا غلام یسین صاحب رضوی کا فون احقر کو موصول ہوا، انھوں نے فرمایا کہ ابھی خبر ملی ہے کہ حضور تاج الشریعہ کا انتقال ہو گیا ہے تحقیق کریں، حضرت علامہ عبدالرشید صاحب قبلہ کو خبر دی تو معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس بھی اس قسم کا فون آیا ہے، مگر یقین نہ ہوا کہ اچانک یہ نہیں ہو سکتا، تحقیق وتصدیق کا سلسلہ شروع ہوا تمام اہم فون نمبرات مصروف تھے، کسی سے رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا، اور جس سے رابطہ ہوا بھی تو وہ بھی بے خبر، حضرت مولانا عبدالرشید صاحب نے نبیرۂ اعلحضرت حضرت مولانا حماد رضا سے ابطہ کیا کافی دیر کے بعد رابطہ ہوا۔ اور حضرت نے تصدیق فرمادی کہ ہاں، احقر کے ایک شاگرد حضرت حافظ وقاری محمد نور عالم صاحب رضوی جو اسوقت بریلی شریف میں تھے، احقر نے ان سے گفتگو کی تو انھوں نے کہا کہ حضرت خبر بالکل درست ہے میں اسوقت کا شانۂ تاج الشریعہ پر ہی ہوں، افسوس صد افسوس۔۔ آہ صد آہ، ہمارا ہادی ہمارا رہنما سنیت پیشوا چلا گیا، آفتاب ولایت چھپ گیا،،

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنُ دیکھتے ہی دیکھتے یہ خبر جنگل کے آگ کی طرح پھیل گئ،

ہر دل کی پر غم واندوہ کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ ہر آنکھ پرنم ہوگئی۔ ماحول میں سکتہ سا چھا گیا' پرنم آنکھیں رنجیدہ دل نے بے ساختہ یہ صدادی' یا اللہ یہ کیا ہوگیا' گلشن خالی چمن ویران' خوشیاں معدوم' لوگ فوری انتظامات کر کے بریلی شریف آخری دیدار و زیارت کے لئے روانہ ہونے لگے' بودھن سے دیوانگان تاج الشریعہ جس کو جیسے سہولت میسر آئی نم آنکھوں سے آخری دیدار کے لئے روتے سسکتے بلکتے چل پڑے' جماعت رضائے مصطفی شاخ بودھن کے صدر محمد مجیب رضا' ظہیر رضا جاوید رضا' رحمت خان رضوی' مقصود رضا' زاھد رضا' ایوب رضا وغیرھم بذریعہ طیارہ رات ہی میں روانہ ہوگئے' تنظیم سیف رضا کے صدر منور رضا' سلیم رضا' کلیم رضا' خلیل رضا انصار رضا بھی رات ہی میں بذریعہ کار روانہ ہوئے' نظام آباد سے بھی علماء کرام اور عاشقوں کی بڑی تعداد مختلف ذرائع سے روانہ ہوئی اور روڈ بودھن سے بھی کئی اور قافلے روانہ ہوئے' احقر پس وپیش میں بے چین و بے قرار تھا' کیا کروں؟ کیسے جاؤں' کوئی راہ نہیں، کوئی ذریعہ نہیں' وسائل نہیں' رات کا سناٹا' نیند آنکھوں سے کوسوں دور' یاد تاج الشریعہ میں اشکوں کی روانی۔۔۔۔دل غمزدہ' بار بار حضور تاج الشریعہ کی مقدس صورت نظروں کے سامنے آتی رہی، ایسا لگ رہا تھا کہ حضرت فرما رہے ہیں کہ تو نہیں آیگا' تو نہیں آیگا' بے قراری بڑھتی رہی' رات جیسے تیسے گذری صبح 8.00 بجے مرکز سنیت دار العلوم اہلسنت رضائے مصطفی میں ختم قرآن، محفل درودم، اور محفل ایصال ثواب منعقد کی گئی' علماء طلبا' ارکان کے علاوہ غلامان حضرت شریک ہوئے۔ ادارۂ ہذا کے متعلم عزیزم محمد شفیق الحق رضوی کی تلاوت سے محفل کا آغاز ہوا' کلام رضا پیش کیا گیا حافظ وقاری محمد اشفاق رضا قادری مدرس ادارۂ ہذا نے حضرت علامہ سلمان رضا فریدی صاحب کا کلام' اختر میاں چلدیے'' پیش کی' آنکھیں بھر آئیں' یاد تاج الشریعہ سے قلب بے قرار ہوگیا' حضرت مولانا غلام یٰسین صاحب رضوی صاحب نے قل شریف پڑھا۔ راقم الحروف مشہودی نے دُعا کی' بعد محفل بریلی شریف جانے پر گفتگو ہوئی' مگر اب کوئی ادارہ نہیں' مگر حضور والا کی کشش اور روحانیت کہ اچانک تیاری ہوگئی یہ کرامت تھی سرکار تاج

الشریعہ کی' گویا دل کی کانوں میں حضرت کی آواز آرہی ہے کہ آنا ہے بس آنا ہے' بس کیا تھا حضرت مولانا غلام یٰسین صاحب قبلہ نے فیصلہ سنا دیا کہ کار سے روانگی ہوگی فوری طور پر تیاری کی گئی اور 12 بجے دار العلوم اہلسنت رضائے مصطفی سے حضرت مولانا غلام یٰسین صاحب کی قیادت میں قافلہ روانہ ہوا راقم الحروف اور حافظ اشفاق رضا قادری' حافظ اسمٰعیل رضوی' حاجی یوسف رضوی' ساجد رضا' غلام مصطفی رضوی اور اشفاق رضا وغیرہ ہم قافلہ میں شامل تھے۔ رات و دن سفر کی منزلیں طئے کرتے ہوئے یہ قافلہ 22 / جولائی اتوار کو بریلی شریف وارد ہوا' وہ بریلی شریف جو ہماری عقیدتوں کا مرکز ومحور ہے۔ یہ نورانی شہر دو دن سے عجیب نظارہ پیش کررہا ہے۔ گلیاں در و دیوار کوچے بازار ہر شاہراہ ماتم کدہ بنا ہوا ہے' بریلی کی فضاء انتہائی سوگوار تھی۔ ٹرافک جام انسانی سروں کا اژدھام۔ مگر وائے محرومی قسمت ہمارا قافلہ بریلی شریف کے نزدیک پہونچا ہی تھا کہ خبر ملی نماز جنازہ ہو چکی ہے' دل پر اوس پڑ گئی تمناؤں کی دنیا بکھر گئی خیر جیسے تیسے ہم لوگ دوسری شاہراہ سے بریلی شریف وارد ہوئے اور نزد اسلامیہ انٹر کالج موتی مسجد میں قیام کیا' مسجد ہذا کے خطیب وامام عزیزم حافظ و قاری عبدالحلیم رضوی صاحب اور حافظ وقاری نور عالم صاحب کے' استقبال و ضیافت کی بعدہ ہم لوگ جانب درگاہ مقدس حاضر ہوئے امام المتکلمین حضرت مولانا مفتی علی خان علیہ الرحمہ۔ جد اعلیٰ حضرت مولانا رضا علی خان' استاذ زمن اور شہزادۂ مفتی اعظم اعلحضرت بریلوی حجۃ الاسلام' مفتی اعظم' ریحان ملت قمر ملت وغیرہ ہم کی بارگاہوں میں حاضری کی سعادت حاصل کی' آج ازھری گیسٹ ہاؤس سسکیوں اور آہوں سے گونج رہا تھا' ابھی چند گھنٹہ پیشتر اسی گیسٹ ہاؤز میں سینوں کا روحانی تاجدار اپنی تمام رعنائیوں اور جلوہ سامانیوں کے ساتھ تہہ مزار مبارک روپوش ہو گیا' اسکی یادیں ان کا چہرہ ان کا سراپا نظر وں کے سامنے گردش کررہا تھا' بارگاہِ تاج الشریعہ میں پرنم آنکھیں لئے ہوئے حاضری پیش کی' اور فیضان کو سموئے ہوئے واپس ہوئے' حضرت علامہ جمال رضا خان صاحب سے بھی اسی اثنا میں شرف ملاقات حاصل ہوئی' تاج الشریعہ کے نشست گاہ کی زیارت کی۔ صبح

بعد فجر بھر مقدس بارگاہوں میں حاضری ہوئی سرکار تاج الشریعہ کی بارگاہ میں اشکوں اور عقیدت و محبت کا سوغات پیش کرتے ہوئے روانہ ہوئے، حضور امین شریعت حضور صدر العلماء اور حبیب ملت کی بارگاہ ہوں میں حاضری دیکر یادگار تاج الشریعہ جامعۃ الرضا اور حامدی مسجد کا بھی دیدار کیا، بریلی سے رخصت ہوکر رضائے مصطفی اور تنظیم سیف رضا کا یہ قافلہ دہلی شریف پہنچا۔ حضرت سرکار خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی قدس سرہ اور حضرت سرکار خواجہ امیر خسرو قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضری دی اور رات ہی ہندوستان کے شہنشاہ کی بارگاہ کیلئے روانہ ہوگئے، صبح اجمیر معلیٰ وارد ہوئے، ضروریات اور غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ عطائے رسول ہند الولی غریب نواز سرکار سیدنا حضرت خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجری علیہ الرحمہ کی نورانی بارگاہ میں پہنچ کر حاضری دی، اور سرکار غریب نواز علیہ الرحمہ کے فیوض و برکات سے مالا مال ہوکر رخصت ہوئے، اور 25 رجولائی کو یہ قافلہ دیر رات بودھن واپس ہوا۔

از احقر جاہ محمد مشہودی بودھن

اکابرین ومشائخ عظام نے کیا کہا

☆انوار خانوادۂ ترمذی شیرِ کالپی غیاث ملت حضرت علامہ سید غیاث الدین قادری ترمذی صاحب قبلہ کالپی شریف فرماتے ہیں:

کہ آج بالکل سکہ رائج الوقت کے طریقے اگر کوئی جنتی ہونا چاہتا ہے اختر رضا کے ہاتھ پر بک جائے جنتی ہو جائیگا۔ اعلٰحضرت کے علم کے وارث ہیں اختر رضا، مفسر اعظم کی سوچ کا نام ہے اختر رضا، حجۃ الاسلام کی فکر کا نام ہے اختر رضا، حضور مفتئ اعظم کے جانشین ہیں اختر رضا ،اہلسنت کی پہچان ہیں حضور تاج الشریعہ

ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس دہر میں تھک جاؤ گے
میرے اختر رضا سا کہیں نہ پاؤ گے

اس لئے کہ آپ کی علمی مسلکی ملی تصنیفی اور روحانی خدمات نے آپ کو عالم کی آفاقی شخصیت بنا دیا ہے۔ جسے کوئی انصاف پسند جھٹلا نہیں سکتا حضور تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہند جملہ سنیوں کے مسلم الثبوت آئیڈیل ہیں

☆ رئیس الاتقیاء جانشینِ فاتح بلگرام حضرت علامہ الشاہ سید اویس مصطفی ☐ قادری واسطی بلگرامی صاحب قبلہ بالگرام شریف فرماتے ہیں کہ

حضرت علامہ ازہری علیہ الرحمہ صاحب علم وبصیرت اور زہد و ورع میں اپنی مثال آپ تھے۔ بلاشبہ آپ عالم ربانی تھے۔ مجھ فقیر کو حضرت سے اور حضرت تاج الشریعہ کو مجھ سے غایت درجہ عقیدت ومحبت تھی علامہ ازہری میاں کو اللہ تعالیٰ نے جو مرتبہ عطا فرمایا وہ جگ ظاہر ہے۔ وہ ہر میدان کے میر کارواں تھے اہل سنت کے اہم ستون تھے۔ اور اشدء اعلی الکفار ورحماء بینھم کے مظہر تھے۔ آپ نے تبلیغ وارشاد کی دشوار گذار شاہراہ پر قدم رکھا اور کامیاب رہے

☆ پاسبان مسلک اعلحضرت شہزادۂ غوث اعظم گلزار ملت حضرت علامہ الشاہ سید گلزار

اسمٰعیل واسطی قادری رزاقی صاحب قبلہ مسولی شریف فرماتے ہیں۔کہ

حضور تاج الشریعہ فخر ازہر ہیں۔اس دور میں اگر رضا کی رضاء دیکھنا ہو رضا کے مصطفٰی کو دیکھنا ہو تو کہیں اور نہ دیکھو بلکہ رضا کے اختر رضا کو دیکھو۔اگر قطب دوراں قطب زمانہ کی زیارت کرنی ہو تو حضور تاج الشریعہ کی زیارت کرلو۔میں فخر سے کہتا ہوں کہ اس نورانی صورت کو دیکھنے کے بعد اب فقیر قادری کی نگاہوں میں کوئی صورت جنچتی ہی نہیں۔میرا دل اعلٰحضرت ہیں اس کی دھڑکن کا نام تاج الشریعہ ہے۔میری انگوٹھی اعلٰحضرت ہیں اور اسکے نگینے کا نام تاج الشریعہ ہے۔

☆ شہزادۂ احسن العلماء گل گلزار برکاتیت امین ملت حضرت علامہ پروفیسر الشاہ سید محمد امین میاں برکاتی صاحب قبلہ مارہرہ مطہرہ فرماتے ہیں کہ

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
اور فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب وطاہر گیا

وارث علوم اعلٰحضرت قائم مقام حضور مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ اختر رضا خان کا وصال دنیائے سنیت کا عظیم نقصان ہے جسکی تلافی ممکن نہیں۔حضرت والا کا خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ سے پانچ پشت کا تعلق تھا۔والد ماجد حضور احسن العلماء علیہ الرحمہ نے ازہری میاں کو جملہ سلاسل طریقت کی خلافت واجازت سے نوازا تھا۔

☆ تقدس مآب شانِ گلبرگہ شہزادۂ بندہ نواز حضرت الشاہ سید محمد خسرو حسینی صاحب قبلہ گلبرگہ شریف کرناٹک فرماتے ہیں کہ

حضرت مفتی اختر رضا خان صاحب کا انتقال مسلمانان ہند کا عظیم نقصان ہے۔آپ بڑے اچھے نہایت ملنسار خوش اخلاق اور اپنے وقت کے جید عالم تھے۔آپ سے متعدد بار نئی دہلی میں ملاقات ہوئی۔حضرت مولانا مفتی اختر رضا خان صاحب کا انتقال موت العالِم موت العالَم کے مصداق ہے۔جس سے نہ صرف علماء کے طبقے میں بڑا خلاء پیدا ہوا بلکہ مسلمانانِ ہند کا ایک عظیم نقصان بھی ہوا جسکی تلافی دشوار نظر آتی ہے۔اپنے تبحر علمی سے موصوف نے علماء

کے ایک بڑے طبقہ کو علمی فیضان سے آراستہ کیا جنکی گرانقدر علمی کاوشوں کو دنیا ہمیشہ یاد رکھے گی۔

(اخبار نیوز)

☆ شہزادۂ احسن العلماء رفیق ملت حضرت علامہ الشاہ سید نجیب حیدر برکاتی صاحب قبلہ فرماتے ہیں کہ

مارہرہ مطہرہ ازہری میاں ان عظیم شخصیات میں سے ایک تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے بے شمار محاسن وکمالات سے سرفراز فرمایا آپ عظیم فقیہ محقق اور اعلحضرت کے علوم کے سچے وارث تھے۔ آپ مارہرہ مطہرہ کے افکار ونظریات کے بے باک ترجمان اور مفتئ اعظم ہند کی علمی روحانی وارثتوں کے سچے امین وجانشین تھے۔

☆ شہزادۂ بقائی احسن المشائخ پیر طریقت حضرت علامہ الشاہ سید محمد شعیب العلیم بقائی صاحب قبلہ صفی پور شریف فرماتے ہیں کہ

عالم اسلام کے روحانی پیشواء خانوادۂ اعلحضرت فاضل بریلوی کے چشم وچراغ بین الاقوامی شہرت مالک، دنیائے سنیت کے عظیم قائد، مصلح قوم وملت تھے حضرت علامہ اختر رضا خان قادری بریلوی۔ آج دنیائے سنیت عظیم قائد وراہبر وراہنما سے محروم ہوگئی۔ دار العلوم یتیم خانہ صفویہ کرنیل گنج نیز قصبہ و، مضافات پر سکتہ وجمود طاری ہوگیا۔ ہر آنکھ نم واشکبار ہوگئی۔ دار العلوم وقصبہ کے عقیدت مندان غم واندوہ میں ڈوب گئے ہر سو سناٹا چھا گیا۔ اللہ تعالیٰ موصوف کا نعم البدل ہم سنیوں کو عطا فرمائے (آمین)

منقبت

رہبر دین حق مرشد ِ باصفاسیدی مرشدی شاہ اختر رضا
نازش علم وفن عاشق مصطفی سیدی مرشدی شاہ اختر رضا
فضلِ رب سےہمیں ایسے مرشد ملے دل میں ہم سب کےایماں کے غنچے کھلے
کردیا دامن ِ غوث ہمکو عطا سیدی مرشدی شاہ اختر رضا
نائب مصطفی ظل غوث الوریٰ آپ ہیں بے گماں جانشین رضا
جلوہَ حامدومصطفی خاں رضا سیدی مرشدی شاہ اختر رضا
کون ہے جسکو کہیے شریعت کا تاج دور حاضر میں جوسنیت کی ہیں لاج
وہ ہیں لاریب کہتے ہیں سب برملا سیدی مرشدی شاہ اختر رضا
دل میں تازہ ہوئی اسکے یاد خدا اور ایمان نے اسکی پائی جلا
جس نے دیکھا تمہارا رخِ پر ضیاء سیدی مرشدی شاہ اختر رضا
جب سے پڑی تیرے جلووَں کی تابانیاں چھٹ گیٔں کفروظلمت کی تاریکیاں
دیکھ کر تم کو کتنوں نے کلمہ پڑھا سیدی مرشدی شاہ اختر رضا
پھول رضوی ہے اورخوشبوئے قادری رنگ مارہرہ کی اس میں سرخی بھری
کیا حسیں ہے گل گلستانِ رضا سیدی مرشدی شاہ اختر رضا
بےگماں اہل ایمان کے واسطے رب کی رحمت کا سایہ ہیں مرشدمیرے
واسطے مجدیوں کے ہیں برق رضا سیدی مرشدی شاہ اختر رضا
ہے دعا میری جبکہ ہو محشر بپاہاتھ میں دامنِ مرشدی ہو خدا
گنگناتا رہے شاہدؔ بینوا سیدی مرشدی شاہ اختر رضا

منقبت

وارث احمد رضا تاج الشریعہ ازہری
مخزن عشق وفا تاج الشریعہ ازہری

بوستانِ حضرتِ حامد رضا خاں کی بہار
بزم نوری کی ضیا تاج الشریعہ ازہری

دلکش و پرنور روشن ماہ انجم کی طرح
ہے رخِ زیباء ترا تاج الشریعہ ازہری

ہے معطر جن کے دم سے آج باغ سنیت
قادریت کی جلا تاج الشریعہ ازہری

نور سے معمور چہرہ جس سے یاد آئے خدا
جلوۂ غوث و رضا تاج الشریعہ ازہری

اے مفسر اے محقق شاہ جیلانی میاں
خوب ہے بیٹا ترا تاج الشریعہ ازہری

دھوم جنکی عظمتوں کی سارے عالم میں مچی
واہ کیا ہیں مقتدا تاج الشریعہ ازہری

مفتئ اعظم کے مظہر لختِ جیلانی میاں
شمع بزم اولیاء تاج الشریعہ ازہری

فخر ازہر نازش اہل سنن شیر رضا
عاشق خیر الوریٰ تاج الشریعہ ازہری

جنکی حق گوئی و بے باکی پر باطل دنگ ہے
ہند الولی کی ہیں عطا تاج الشریعہ ازہری

بد عقیدہ دیو کا بندہ لرز کر رہ گیا
نام اقدس جب لیا تاج الشریعہ ازہری

اے مشہودیؔ اختر برج ولایت ہیں حضور
اور رضائے مصطفیٰ تاج الشریعہ ازہری